عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوّۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۸ | ۴ تا ۱۰ جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ مطابق یکم تا ۷ جون ۲۰۰۹ء | شمارہ: ۲۱

امنِ عالم
سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں

اِجتماعی توبہ و استغفار کی ضرورت

مُسلمانوں کے قتل کو حلال سمجھنا کفر ہے

مکافاتِ عمل

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مولانا سعید احمد جلال پوری

قبرستان کے لئے وقف جگہ

نثار منصور نقشبندی، کراچی

س:...... قبرستان تو عبرت کی جگہ ہے کیا ہم یہاں پھلوں کی کاشت بھی کر سکتے ہیں؟ جبکہ قبرستان کے نام پر یہ جگہ گورنمنٹ نے دی ہے اور پھلوں کے درخت لگانے سے قبروں کی جگہ کا مصرف غلط نہیں ہے؟ مُردوں کی حق تلفی نہیں ہے؟

ج:...... جب یہ جگہ حکومت کی وقف کردہ ہے تو اس میں کسی کو قبروں کے علاوہ کوئی دوسرا تصرف کرنا درست نہیں ہے۔

یہ انبیاء کرام کی توہین ہے

ارشاد علی، کراچی

س:...... نوربخشیہ کے نام سے ایک مذہب ہے، اس میں ایک نام شیخ سکندر حسین وہ لکھتا ہے: علم کی وہ تمام باتیں جو انبیاء اپنی امت کے لئے لائے وہ دو حروف ہیں اور آج تک تمام لوگ دو حرفوں سے زیادہ نہیں جانتے ہیں، لیکن جس وقت ہمارے قائم کا ظہور ہوگا، وہ بقیہ ۲۵ حروف بھی ظاہر فرمائیں گے اور ان کو عوام کے درمیان پھیلا دیں گے اور ۲۵ حرفوں میں پہلے کے دو حرف بھی شامل کرلیں گے اس وقت ۲۷ حروف مکمل ہوجائیں گے۔

ج:...... یہ تمام انبیاء کرام اور خصوصاً سید الاولین والآخرین کی توہین و تنقیص ہے کہ نعوذ باللہ! تمام انبیاء کرام کا علم اور شریعت ناقص یا ادھوری تھی اور آخر میں ظاہر ہونے والے قائم کا علم سب سے زیادہ ہوگا کہ باقی انبیاء کا علم دو حروف پر مشتمل تھا اور آنے والے قائم کا علم ۲۷ حروف پر مشتمل ہوگا۔

س:...... ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس دین کا آغاز علی کے ذریعہ کیا ہے، جب آپ قتل کردیے جائیں گے تو دین فاسد ہوجائے گا اس کو مہدی درست کرے گا، کیا یہ سچ ہے؟

ج:...... ایسی کوئی حدیث ذخیرہ احادیث پر نہیں ہے، یہ من گھڑت ڈھکوسلہ ہے۔

مسجد میں حرام مال لگانا

سکندر جمال، کراچی

س:...... میرا مسئلہ یہ ہے کہ میرے شوہر بینک میں ملازمت کرتے تھے، اس دوران انہوں نے مجھے سونے کی چین خرید کردی جو کہ عرصہ کے بعد میں نے بیچ دی، جس کے ہاتھوں میں نے چین بیچی اس کے پاس سود کی رقم تھی، جو اس نے مجھے ادا کی جو میں نے مسجد میں دے دی۔ مجھے بتایئے کہ یہ جائز ہے کہ ناجائز؟ میں شیئرز کے کاروبار میں حصہ لینا چاہتی ہوں اس کی رقم کا منافع جائز ہے کہ ناجائز؟ شیئرز میں نفع ونقصان ہوتا ہے اس کا پیسہ مسجد میں دوں کہ نہیں؟

ج:...... پہلی بات تو یہ ہے کہ بینک کی ملازمت سے حاصل ہونے والی آمدنی ناجائز اور حرام ہے، کیونکہ بینک کا سارا کاروبار سود پر مشتمل ہوتا ہے اور بینک اپنے ملازمین کو سود ہی سے تنخواہیں ادا کرتے ہیں، دوم یہ کہ آپ نے اپنی چین سود کی رقم کے عوض فروخت کی اور وہ سود والی حرام رقم آپ نے مسجد میں لگادی، گویا دوہرے حرام کو آپ نے اللہ کے پاک اور پاکیزہ گھر میں لگاکر بہت بڑا گناہ کیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ پاک ہیں اور پاک مال کو قبول کرتے ہیں، جبکہ مسجد اللہ کا گھر ہے تو اس پر بھی پاک مال لگایا جائے، لہٰذا آپ اس پر توبہ واستغفار کریں۔

نماز باجماعت میں مقتدی کی قرأت

میاں عمران فرحت، اسلام آباد

س:...... جس نماز باجماعت میں جیسے (ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی تیسری اور چوتھی رکعت) امام بغیر آواز کے قرأت کرتا ہے، اس میں مقتدی قرأت کرے گا یا خاموش رہے گا؟

ج:...... اس میں بھی مقتدی خاموش رہے گا۔

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
مجلس

مجلس ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۲۸ ۴تا۱۰/ جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ مطابق یکم تا ۷/ جون ۲۰۰۹ء شمارہ:۲۱

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش
محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

... جناب حامد میر کی خدمت میں!(۳)	۵	مولانا سعید احمد جلالپوری
اجتماعی توبہ و استغفار کی ضرورت	۸	مولانا مفتی خالد محمود
امن عالم... سیرت نبوی کی روشنی میں!	۱۳	مولانا محمد اسلم قاسمی
مکافات عمل......	۱۵	ڈاکٹر عبدالغنی فاروق
مسلمان کے قتل کو حلال سمجھنا کفر ہے	۱۹	ضبط و ترتیب مولانا فخر الزماں
امام اہل سنت مولانا سرفراز خان صفدر	۲۲	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا سید امیر حسین گیلانی	۲۴	. . . .
خبروں پر ایک نظر	۲۵	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زر تعاون بیرون ملک
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۴۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک - ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:
35 Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

دنیا سے بے رغبتی

آپ ﷺ کے نزدیک دُنیا کی حقیقت

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر سوئے، جب اُٹھے تو پہلوئے مبارک پر چٹائی کے نشانات تھے، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کاش! ہم آپ کے لئے کوئی نرم بستر تیار کرلیتے (جس سے بدن مبارک کو راحت پہنچتی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے دُنیا سے کیا واسطہ؟ میری مثال تو دُنیا میں ایسی ہے کہ کوئی سوار چلتے چلتے ذرا سی دیر کے لئے کسی درخت کے سائے میں ٹھہر گیا، پھر تھوڑی دیر بعد چل پڑا اور اس سائے کو چھوڑ گیا۔"

(ترمذی ج:۲ ص:۶۰)

یہ حدیث چار مسائل پر مشتمل ہے:

اوّل:... اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زُہد اور دُنیا سے بے رغبتی کا نقشہ سامنے آتا ہے کہ آپ کو اتنا بھی اہتمام نہیں کہ آرام و راحت کے لئے کوئی نرم و نازک بستر ہی بنالیا جائے، دُوسرے تکلفات اور راحت و آسائش کے دُوسرے اسباب کا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا اہتمام ہوتا۔

دوم:... یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا زُہد و فقر کسی مجبوری کی وجہ سے نہیں تھا، بلکہ اس کو اَز خود اختیار فرمارکھا تھا، ورنہ آپ کے جاں نثار صحابہ (رضوان اللہ علیہم) آپ پر سب کچھ نثار کرنے کو حاضر تھے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمت بلند دُنیوی آسائش اور فانی لذات سے بہت بالاتر تھی، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قصداً قبول نہیں فرمایا، اسی لئے عارفین فرماتے ہیں:

ہمت بلند دار کہ پیش خدا و خلق
باشد بقدر ہمت تو اعتبار تو

سوم:... اس حدیث سے یہ بھی واضح ہوجاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں دُنیا کی کیا حیثیت تھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ دُنیا کی مثال ایسی ہے کہ مسافر چلتے چلتے چند لمحے ستانے کے لئے کسی درخت کے سائے میں آبیٹھا، اور ذرا سا ستا کر وہاں سے چل پڑا، اور اس سائے کو خیرباد کہہ دیا، کوئی شخص اس سائے کی راحت و لذت میں ایسا منہمک ہوجائے کہ اسی کو اپنا گھر بنا بیٹھے، تو ایسا شخص عقل و خرد سے بیگانہ ہے، ٹھیک اسی طرح یہ دُنیا کسی کا گھر نہیں، بلکہ مسافرانِ آخرت کے سفر کی درمیانی منزل ہے، جو شخص اس سرائے فانی میں دل لگا کر اپنی اصل منزل کو بھول جائے اور یہ بات اس کے ذہن سے نکل جائے کہ اسے یہاں سے کوچ کرنا ہے وہ فرزانہ نہیں، دیوانہ ہے، یہاں سے معلوم ہوگا کہ جن لوگوں کی ساری توانائیں دُنیا کی تعمیر و ترقی میں کھپ رہی ہیں وہ کس قدر جہل مرکب میں مبتلا ہیں، اور جب وہ اس دُنیا سے رُخصت ہوں گے اس وقت ان کی حالت کس قدر قابلِ رحم ہوگی کہ ان مسکینوں نے ساری عمر جس چیز پر محنت کی تھی وہ تو ناپائیدار نکلی، اور جو چیز ہمیشہ رہنے والی تھی اس کے لئے انہوں نے محنت نہ کی:

نرقع دنیانا بتمزیق دیننا
فلا دیننا یبقی ولا ما نرقع

ترجمہ:... "ہم اپنے دین کو پھاڑ پھاڑ کر اپنی دُنیا کو پیوند لگارہے ہیں، پس نہ تو ہمارا دین باقی رہے گا، اور نہ وہ دُنیا جس کی پیوندکاری کی تھی۔"

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

چہارم:... دُنیا سے بے رغبتی کا سبب دو چیزیں ہیں، ایک اس کی ذلت و قلت، اور دُوسری اس کی ناپائیداری، کیونکہ اوّل تو کوئی کتنا ہی سر پھوڑے دُنیا کی تمام آسائشیں مہیا کرنے سے قاصر رہے گا، یہ ممکن ہی نہیں کہ یہاں کسی کی ساری خواہشیں اور چاہتیں پوری ہوجائیں، اس لئے بزرگوں کی نصیحت ہے:

کار دُنیا کسے تمام نہ کرد
ہر چہ گیرید مختصر گیرید

اور بالفرض کسی کو ساری دُنیا بھی مل جائے تو اس کی قدر و قیمت آخرت کے مقابلے میں مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں، یہ تو دُنیا کی ذلت و قلت کا حال ہے، اور پھر اپنی تمام تر حقارت و ذلت کے باوجود وہ فانی، زوال پذیر اور ناپائیدار ہے، اوّل تو دُنیا ہی آدمی کو چھوڑ دیتی ہے، ورنہ آدمی اس کے چھوڑنے پر تو بہرحال مجبور ہے، دُنیا کا کوڑا کرکٹ جتنا زیادہ جمع کیا ہوگا، مرتے وقت اتنی ہی حسرت زیادہ ہوگی:

"سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا، جب لاد چلے گا بنجارا!"

اس حدیث پاک میں دُنیا کے فنا و زوال کی طرف متوجہ فرمایا گیا ہے کہ دُنیا اپنے فنا و زوال کی وجہ سے اس لائق نہیں کہ کوئی عاقل یہاں دل لگائے، حق تعالیٰ شانہٗ اپنی رحمت سے اس رُوسیاہ کو بھی چشم بصیرت نصیب فرمائے۔

☆☆ ... ☆☆

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

اداریہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

کڑوا سچ

جناب حامد میر کی خدمت میں!

(۳)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

الغرض جمعیت علماء ہند اور ہندوستان کی دیگر آزادی خواہ جماعتوں نے پوری جدوجہد کر کے مسلم لیگ کی کامیابی کی محنت اور جدوجہد کی، تا آنکہ مسلم لیگی لیڈر جناب خلیق الزمان کو کہنا پڑا کہ: ”تمیں برس کی مردہ لیگ کو تو نے زندہ کیا“ لیجئے حضرت مدنیؒ کی زبانی سنیئے:

”چنانچہ ہم نے پورا تعاون کیا اور تقریباً پونے دو مہینے کی رخصت بوضع تنخواہ دارالعلوم سے لی اور اتنی جدوجہد کی کہ ایگریکلچرسٹ پارٹی اور دوسرے رجعت پسند امیدواروں کو شکست ہوئی اور تیس یا اس سے زائد ممبر لیگ کے کامیاب ہوئے، جس پر چوہدری خلیق الزماں نے مجھ کو ایک خط میں لکھا کہ: ”تمیں برس کی مردہ لیگ کو تو نے زندہ کیا“ ہم نے لیگ کا تعارف عام مسلمانوں سے کرایا اور لیگ کی آواز کو ہر جگہ پہنچایا، اس وقت مسٹر جناح نے جمعیت کا تیار کیا ہوا مینی فسٹو قبول کیا اور (اخبار) تیج میں شائع کیا، جس کی پہلی دفعہ یہ تھی کہ اسمبلیوں اور کونسلروں میں اگر خالص مذہبی مسئلہ پیش ہوگا تو جمعیت علماء ہند کی رائے کو خاص وقعت اور اہمیت دی جائے گی۔“ (مکتوبات شیخ الاسلام ص:۳۹۱، ج:۱)

جناح صاحب کے انتخابی مینی فسٹو کی قبولیت کے بارہ میں حضرت مدنیؒ کی ہمنوائی کرتے ہوئے پروفیسر محمد خلیل اللہ لکھتے ہیں:

”لیگ نے اپنا انتخاب نامہ (الیکشن مینی فسٹو) شائع کیا، جس میں کہا گیا کہ اسمبلیوں میں مسلم لیگی ارکان مذہبی معاملات میں مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے سلسلہ میں جمعیت علماء ہند کی رائے اور فیصلوں کو پوری وقعت دیں گے۔“

(تحریک پاکستان ص:۲۵۳، از پروفیسر محمد خلیل اللہ وائس پرنسپل اردو کالج کراچی)

اسی طرح ۱۹۳۷ء کے انتخاب میں علماء نے مسلم لیگ کی حمایت و تعاون میں کیا کردار ادا کیا؟ چوہدری خلیق الزمان لکھتے ہیں:

”ہماری خوش قسمتی سے مولانا شوکت علی خلافت کے مایہ ناز لیڈر اس وقت زندہ تھے، انہوں نے مفتی عنایت اللہ اور مولانا جمال میاں کی معیت میں پورے صوبہ کا دورہ کیا، مولانا حسین احمد، مولانا احمد سعید، مولانا حامد بدایونی اور مولانا کرم علی نے مسلم پارلیمنٹری بورڈ کی حمایت میں سارے صوبہ کی خاک چھان ڈالی...۔“ (شاہراہ پاکستان، ص:۹۱۸)

اس انتخاب میں جمعیت علماء ہند اور دوسری آزادی خواہ جماعتوں کی محنت و جدوجہد کے طفیل مسلم لیگ کے ۲۹ نمائندے کامیاب ہوگئے، لیجئے چوہدری خلیق الزمان کی زبانی سنیئے:

”ہمارے ۳۶ نمائندوں میں ۲۹ نمائندے کامیاب ہوئے یعنی تقریباً ہم کو ۸۰ فیصد کامیابی ہوئی، کانگریس کی ٹکٹ پر کوئی مسلمان یوپی سے کامیاب نہ ہوا۔“ (شاہراہ پاکستان، ص:۹۱۸)

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

’’میر‘‘ صاحب! کیا ان مذکورہ بالا حوالہ جات اور تفصیلات سے یہ بات صاف اور بے غبار نہیں ہو جاتی کہ مسٹر جناح اور اکابرین جمعیت کے درمیان ہونے والی گفتگو یا مسلم یونٹی بورڈ کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں جس میں جمعیت کے مرکزی رہنما بھی موجود تھے، اکابرین جمعیت کی طرف سے کسی قسم کی رقم کا مطالبہ یا مسٹر جناح کی طرف سے اس کے انکار، اور انکار پر جمعیت کی علیحدگی کا ذکر تک نہیں ہے۔ اسی طرح کیا حضرت مدنیؒ اور چوہدری خلیق الزمان کی عبارات سے یہ بات بخوبی واضح نہیں ہو جاتی کہ ۱۹۳۷ء کے انتخابات میں بغیر کسی لالچ اور رغبت کے جمعیت کا پورا تعاون مسلم لیگ کے ساتھ رہا اور جمعیت کی مساعی سے مردہ لیگ کو زندہ اور عوام میں متعارف کرایا گیا؟ اور بقول چوہدری خلیق الزمان حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ اور حضرت مولانا احمد سعیدؒ صاحب نے دیگر علماء کی معیت میں مسلم پارلیمنٹری بورڈ کی حمایت میں پورے صوبہ یوپی کی خاک چھان ڈالی، جس کے نتیجے میں ۲۹ ارکان لیگ کامیاب ہوئے۔ اگر ان حضرات کی علیحدگی رقم کا مطالبہ پورا نہ ہونے پر ہوتی تو وہ انتخابات سے پہلے الگ نہ ہو جاتے؟ اگر ان حضرات کی حمایت پچاس ہزار روپے کے عوض تھی، تو رقم نہ ملنے کی صورت میں انہوں نے مسلم لیگ کی حمایت کیوں کی؟ اور مسلم لیگ کو ۲۹ سیٹوں پر کامیاب کیوں کرایا؟

’’میر‘‘ صاحب! آپ ہی بتلایئے: کہ آپ کو اس پوری روئیداد میں کہیں کسی رقم کا مطالبہ نظر آیا؟ یا انتخابات سے پہلے الگ ہونے یا حمایت نہ کرنے کا کہیں ذکر نظر آیا؟ اگر جواب نفی میں ہے اور یقیناً نفی میں ہے تو اس اتہام و بہتان کا کیا معنی؟

ہم صرف اسی پر اکتفا نہیں کریں گے، بلکہ ہم ان حضرات کی پاکدامنی اور مسلم لیگ کی حمایت کے دوران سفر خرچ کے حساب و کتاب اور صفائی معاملات کی شہادت بھی چوہدری خلیق الزماں کی زبانی سنانا چاہیں گے، لیجئے پڑھیے:

’’اس الیکشن کے سلسلے میں پنڈت جواہرلال کا ایک خط رفیع احمد کے نام مسلم لیگ والوں کے ہاتھ لگ گیا، جس میں مولانا حسین احمد کو روپیہ دینے کے متعلق ذکر تھا، اس کو مسلم لیگ والوں نے خوب خوب اچھالا، تاکہ عوام یہ سمجھ لیں کہ نثار احمد شیروانی، جن کی جمعیت علماء تائید کر رہی تھی، وہ دراصل کانگریسی نمائندے ہیں، یہ تو واقعہ تھا کہ وہ کانگریسی نمائندے تھے، مگر مولانا حسین احمد کو روپیہ دینے کے معاملے میں ان پر الزام صحیح نہیں تھا، کیونکہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ جب کبھی میں نے ان کو انتخابات کے دورے وغیرہ کے مصارف کے متعلق روپیہ دیا تو اس کا ایک ایک پیسے کا حساب انہوں نے مجھے دیا اور بقیہ رقم مجھے واپس کر دی، اس لئے میرا خیال ہے کہ جس روپے کا ذکر تھا وہ انہیں الیکشن کے مصارف کے متعلق دیا گیا ہوگا۔‘‘ (شاہراہ پاکستان، ص:۶۳۴)

ہمارا خیال ہے کہ چوہدری خلیق الزمان کی اس شہادت کے بعد نسلی تو کجا کسی ’’فصلی میر‘‘ کو بھی ان حضرات کی پاکدامنی میں شک نہیں رہنا چاہئے، لہٰذا ’’میر‘‘ صاحب کو اس کڑوے سچ کو نگل لینا چاہئے، اگر انہوں نے یہ ہمت کر لی تو انشاء اللہ! اس کی برکت سے اکابرین امت سے بدظنی و بدگمانی کی تمام مہلک روحانی بیماریاں ان کے دل و دماغ سے کافور ہو جائیں گی۔

اب رہی یہ بات کہ جمعیت علماء ہند مسلم لیگ سے کب اور کیوں الگ ہوئی تھی؟ اور اس کے اسباب و محرکات کیا تھے؟ اس کے لئے حضرت مولانا حسین احمد مدنی قدس سرہ کی وضاحت پڑھئے:

’’مگر افسوس کہ لیگ نے کامیاب ہونے کے بعد پہلے ہی اجلاس لکھنؤ میں اپنے عہد و وفا کو توڑ دیا اور ان رجعت پسند، خوشامدی، انگریز پرست لوگوں کو لیگ پارٹی میں داخل کرنے کے خواستگار پرزور طریقہ پر ہوئے جن کو خارج کرنے کا اعلان کیا گیا تھا اور ان کے متعلق ہر شخص کو معلوم تھا کہ ہمیشہ ان کی زندگی قومی تحریکات کی مخالفت اور انگریز پرستی میں گزری ہے، ان سے وہیں کہا گیا کہ آپ نے تو وعدہ کیا تھا کہ ان لوگوں کو نکال دیا جائے گا اور آج ان کو لیگ میں لانے اور پارٹی میں ان کو جگہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں تو بگڑ کر کہا کہ وہ پولیٹیکل وعدے تھے، علاوہ اس کے اور متعدد اعمال خلاف اعلان عہود کئے، جس کی بنا پر سخت مایوسی ہوئی اور بجز علیحدگی اور کوئی صورت سمجھ میں نہ آ سکی، انہوں نے مرکزی اسمبلی میں شریعت بل پاس نہ ہونے دیا۔ قاضی بل کی سخت مخالفت کی، انفساخ نکاح کے متعلق غیر مسلم حاکم کی

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

شرط کو قبول کرلیا، آرمی بل پاس کیا وغیرہ وغیرہ۔'' (مکتوب شیخ الاسلام، ص:۲۱۰، ج:۱)

ان تفصیلات سے واضح ہوگیا کہ جب مسلم لیگ جیت گئی اور اس نے اپنے وعدہ کا پاس نہ کیا تو اکابرین جمعیت نے ان کی بدعہدی کے پیش نظر ان سے علیحدگی اختیار کرلی۔ ''میر'' صاحب مکرر عرض ہے کہ ۱۹۴۷ء کے انتخابات کی پوری تفصیل، مسلم لیگ کی کامیابی، انتخابی مہم میں جمعیت علماء کی جدوجہد وغیرہ میں آپ کو کہیں کسی رقم کا مطالبہ نظر آیا؟ جب کہیں کسی رقم کا مطالبہ نہیں، تو ان پاکبازوں پر الزام تراشی کون سی شرافت و دیانت ہے؟ پھر آج جب اس قضیہ اور ان حضرات کی رحلت و وفات کو پون صدی کا عرصہ گزر چکا، اب اس کو اٹھانا، اچھالنا، اس کے ذریعے ان پاک نفوس پر الزام لگانا، ان کے پاک وصاف کردار کو داغ دار کرنا اور ان کے لاکھوں معتقدین کو اذیت پہنچانا اور نئی نسل کو ان مقربین الٰہی سے بدظن کرنا، کون سی ملک وملت کی خدمت ہے؟ کیا ان کا یہی جرم تھا کہ انہوں نے مردہ مسلم لیگ میں روح پھونک دی تھی اور ان کے ۲۹ نمائندے کامیاب کرائے تھے اور بلاتنخواہ دارالعلوم دیوبند سے رخصت لے کر پورے ہندوستان کا چکر لگا کر مسلمانوں کو بیدار کیا تھا؟ اور ہندوؤں کے مقابلہ میں مسلم لیگ کو ووٹ دینے کی محنت وجہد کی تھی؟ کیا ایسے محسن، اس کے مستحق ہیں کہ ان کو بدنام کیا جائے؟ اور ان کے اجلے کردار کو داغ دار کیا جائے؟

''میر'' صاحب! کیا آپ یہ برداشت کریں گے کہ آپ کے بڑوں کے خلاف خودساختہ الزامات تراش کر انہیں بدنام کیا جائے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو آنجناب ان اکابر کے خلاف اس یاوہ گوئی پر کیوں مصر ہیں؟؟؟

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

کافر قوموں کے ہاں ہماری حیثیت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال پیشتر مسلمانوں کی اس بدعملی، بدکرداری اور کمزوری کے اسباب کی نشاندہی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا:

''یوشک الأمم أن تداعی علیکم کما تداعی الأکلة الی قصعتها، فقال قائل: ومن قلة نحن یومئذ؟ قال: بل أنتم یومئذ کثیر ولکنکم غثاء کغثاء السیل، ولینزعن الله من صدور عدوکم المهابة منکم، ولیقذفن الله فی قلوبکم الوهن، فقال قائل: یا رسول الله! ما الوهن؟ قال: حب الدنیا وکراهیة الموت!'' (ابوداؤد ص:۵۹۰)

ترجمہ:... ''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ وقت قریب آیا چاہتا ہے جب تمام کافر قومیں تمہارے مٹانے کے لئے (مل کر سازشیں کریں گی اور) ایک دوسرے کو اس طرح بلائیں گی جیسے دسترخوان پر کھانا کھانے والے (لذیذ) کھانے کی طرف ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔ کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہماری قلت تعداد کی وجہ سے ہمارا یہ حال ہوگا؟ فرمایا: نہیں! بلکہ تم اس وقت تعداد میں بہت ہوگے، البتہ تم سیلاب کے جھاگ کی طرح ناکارہ ہوگے، یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دل سے تمہارا رعب ودبدبہ نکال دیں گے اور تمہارے دلوں میں ''بزدلی'' ڈال دیں گے۔ کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بزدلی سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: دنیا کی محبت اور موت سے نفرت!''

بلاشبہ یہ اسی بزدلی کی نحوست ہے کہ آج ہم باوجود کثرت کے ہر جگہ مار کھا رہے ہیں، اور کافر قوموں کے ہاں ہماری حیثیت نوالہ تر سے زیادہ کچھ نہیں رہی۔ (حدیث دل ص:۲۲۸، ج:۲، تالیف: مولانا سعید احمد جلال پوری مدظلہ)

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

مولانا مفتی خالد محمود: اقرأ روضۃ الاطفال ٹرسٹ کراچی

اجتماعی توبہ واستغفار کی ضرورت

اسلام اللہ تعالیٰ جل شانہ کا آخری پیغام ہدایت ہے، اس میں انسان کی دنیوی واُخروی سعادت کا راز مضمر ہے۔ ہمارے لیے اُمت مسلمہ حق تعالیٰ شانہ کے اس انعام پر جس قدر فخر کرے، کم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک نبی آخرالزمان، خاتم الانبیاء، امام المرسلین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ کرکے ہمیں ایک کامل ومکمل دین سے سرفراز فرمایا۔

آج اُمت مسلمہ کے سوا اقوام عالم میں کسی قوم اور کسی ملت کو یہ شرف حاصل نہیں کہ اس کے پاس کامل ومکمل آسمانی ہدایت نامہ موجود ہو، دوسری تمام قومیں انسانیت کی اُلجھی ہوئی گتھیوں کو اپنے ناخن تدبیر اور اپنی عقل خام اور فکر نارسا سے سلجھانا چاہتی ہیں اور وحی الٰہی کی روشنی سے محروم ہونے کی بناء پر تاریک وادیوں میں بھٹک رہی ہیں۔ حجۃ الوداع کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے زبان نبوت سے یہ اعلان کرایا:

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًاط

ترجمہ: ''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کردیا اور تم پر اپنا احسان پورا کردیا اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کرلیا۔''

اللہ تعالیٰ کی ان تمام نعمتوں میں جو اس دنیا کو عطا کی گئی ہیں، دین اسلام ان نعمتوں میں نعمت عظمیٰ ہے اور اُمت محمدیہ ﷺ کو اس نعمت عظمیٰ سے سرفراز فرمایا

گیا۔ جس طرح حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو ختم نبوت اور سیادتِ انبیاء وامامت رُسل کی نعمت کبریٰ سے مشرف کیا گیا، اور تمام انبیاء کی جماعت میں اعلیٰ ترین منصب پر فائز کیا گیا، اسی طرح کتب الٰہیہ میں قرآن حکیم اعلیٰ ترین کتاب ان پر نازل فرمائی گئی۔ جس اُمت میں خاتم الانبیاء ﷺ جیسے رسول ہوں اور قرآن حکیم جیسی کتاب موجود ہو، اور ان دونوں سرچشموں میں سے جس دین کا خمیر تیار ہوا ہو، وہ دین بھی اعلیٰ ترین اور اکمل ترین دین ہوگا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ قف (آل عمران:۱۹)

ترجمہ: ''اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین اسلام ہے۔''

صرف دین اسلام کے پسندیدہ ہونے کا اعلان ہی نہیں کیا گیا بلکہ ساتھ ہی یہ اعلان بھی کردیا گیا:

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ ج وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ O (آل عمران:۸۵)

ترجمہ: ''اور جو کوئی شخص اسلام کو چھوڑ کر کوئی اور دین اختیار کرنا چاہے وہ ہرگز قبول نہ ہوگا اور وہ آخرت میں وہ ان لوگوں میں شامل ہوگا جو سخت نقصان اٹھانے والے ہیں۔''

خالق فطرت نے یہ دین انسانی فطرت کے مطابق تجویز فرمایا ہے اور یہ فطرت سمجھنے کا معیار ہے۔

جو لوگ اسلامی احکام وقوانین کی تعمیل کریں گے، وہ گویا اپنی فطرت کی آواز پر لبیک کہیں گے اور جو لوگ اسلامی احکام وقوانین سے انحراف کریں گے، وہ اپنی فطرت کو مسخ کریں گے۔ قرآن کریم میں ہے:

فِطْرَتَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْھَا لَا تَبْدِیْلَ ط لِخَلْقِ اللّٰہِ ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ قف لا وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ O (الروم:۳۰)

ترجمہ: ''وہی فطرت ہے اللہ کی جس فطرت پر لوگوں کو بنایا، اللہ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں رہی ہے، یہی بالکل سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں۔''

اسی لیے ایک مومن کے ایمان کا تقاضا ہے کہ وہ اللہ اور رسول ﷺ کے فیصلوں کے سامنے سرتسلیم خم کردے اور اللہ ورسول ﷺ کے حکم کے مقابلے میں کسی مصلحت، کسی خواہش، کسی رائے اور کسی مفاد کا لحاظ نہ کرے۔ ارشاد خداوندی ہے:

وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَۃٍ اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ مِنْ اَمْرِھِمْ ط وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا O (الاحزاب:۳۶)

ترجمہ: ''اور جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا حتمی فیصلہ کردیں تو کسی مومن مرد کے لیے گنجائش نہیں ہے اور نہ کسی مومن عورت کے لیے کہ ان کو اپنے معاملے

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

میں کوئی اختیار باقی رہے اور جس کسی نے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی نافرمانی کی، وہ کھلی گمراہی میں پڑ گیا۔"

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّاْبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى

(صحیح البخاری، جلد ۲، صفحہ ۱۰۸۱)

ترجمہ: "میری امت کے تمام لوگ جنت میں داخل ہوں گے مگر جس نے انکار کیا۔" صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: "یارسول اللہ! انکار کون کرتا ہے؟" فرمایا: "جس نے میری اطاعت کی، وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی، اس نے انکار کیا۔"

الغرض ایک مسلمان کے لیے سب سے بالاتر قانون اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم ہے جس سے انحراف اور پہلو تہی کی کوئی گنجائش نہیں۔ اسلام کے انہی روشن احکام اور منور تعلیمات کو نافذ کرنے کے لیے ایک علیحدہ مملکت کا مطالبہ کیا گیا، اس کے لیے تحریک چلائی گئی، لاکھوں جانوں کا نذرانہ پیش کیا گیا۔ تحریک پاکستان کے دوران ہر گلی، ہر جگہ، ہر میدان میں یہ نعرہ لگتا تھا: "پاکستان کا مطلب کیا، لا الہ الا اللہ" اور اکابر تحریک کی طرف سے پرزور اور پرکشش وعدے کیے جا رہے تھے کہ پاکستان میں اسلامی نظام نافذ ہوگا، پاکستان میں اسلام کی حکمرانی ہوگی۔ ان تمام قربانیوں مجاہدوں، جدوجہد کے نتیجہ میں ایک اسلامی نظریاتی مملکت وجود میں آئی۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اس نعمت کی ہم قدر کرتے، اسلام کو سینے سے لگاتے، اسے اپنی زندگیوں میں لاتے، اپنے تمام معاملات وحی الٰہی کی روشنی میں طے کرتے، اور ہر شعبۂ زندگی میں ہادیٔ برحق ﷺ کے اسوۂ حسنہ کو سامنے رکھتے، اور آپ ﷺ کے نقش پا کی پیروی کو سب سے بڑی سعادت سمجھتے، لیکن بدقسمتی سے ایک طویل عرصہ کی غلامی نے مسلمانوں کو اس نعمت عظمیٰ کی قدردانی سے محروم کر دیا اور وہ اپنے نبی برحق ﷺ کی دعوت پر لبیک کہنے کے بجائے سفید آقاؤں کے اوضاع واطوار اور طرز زندگی اپنانے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ افسوس بالائے افسوس یہ کہ ہمیں آزاد ہوئے ایک طویل عرصہ (نصف صدی سے زائد) گزر جانے کے باوجود ہم آج تک اپنے سفید آقاؤں کی ذہنی غلامی سے آزاد نہیں ہونے پائے، ہماری سرکاری زبان، ہمارا دفتری لباس، ہماری شکل وضع، ہمارا تعلیمی، انتظامی، تجارتی، سیاسی، معاشی، عدالتی نظام وہی ہے جو اللہ اور رسول ﷺ نے نہیں بلکہ بے خدا ملعون قوموں نے دورِ غلامی میں ہمارے لیے وضع کیا تھا۔ یہ ہم اسلام کے نام لیواؤں کی وہ اخلاقی اور دینی گراوٹ ہے، جس کے تصور سے بھی شرم آتی ہے۔

ہم اسلام کا نعرہ اپنی زبانوں سے بڑی بلند آہنگی سے لگاتے ہیں لیکن ایک سچے مسلمان کی طرح خدا اور رسول ﷺ کے احکام کے نفاذ کے لیے کسی طرح آمادہ نہیں، تمام تر طاقت وصلاحیت اس پر صرف ہو رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی زمین پر اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ عادلانہ نظام شریعت نافذ نہ ہو۔ اور اگر کبھی اللہ اور رسول ﷺ کے کسی حکم کو نافذ کرنے پر آمادہ بھی ہو جاتے ہیں تو اس میں اپنی خواہشات کے سو، سو پیوند لگا کر اس کی شکل ہی مسخ کر دیتے ہیں۔

آج پوری قوم عذاب الٰہی میں گرفتار ہے، عریانی وفحاشی کا سیلاب ہے جو اس قوم کو بہائے لے جا رہا ہے، ہر طرف سے الحاد و بے دینی کی یلغار ہے کہ اپنے ایمان کو بچانا مشکل ہو رہا ہے۔ کسی کی نہ عزت محفوظ ہے، نہ جان، نہ مال و آبرو۔ مہنگائی نے ہر شخص کی کمر توڑ رکھی ہے، امن وامان نام کی کوئی چیز پورے ملک میں نہیں ہے، آئے دن خودکش حملے، بم دھماکے ہوتے ہیں جن میں بیسیوں بے گناہ افراد لقمۂ اجل بنتے اور سینکڑوں زخمی ہو جاتے ہیں، ڈرون اور میزائل حملے ایک طرف سینکڑوں لوگوں کو اپنی بربریت اور درندگی کا نشانہ بنا رہے ہیں تو دوسری طرف ملک کی خودمختاری کے بھی پرخچے اڑا رہے ہیں، اللہ اور اس کے رسول سے بغاوت اور غیروں کی غلامی نے یہ روز بد دکھایا ہے کہ اس پر ہم صدائے احتجاج بلند کرنے کی بھی اپنے اندر ہمت اور جسارت نہیں پاتے۔

فاٹا، وانا، وزیرستان، باجوڑ، سوات کو نام نہاد جنگ کے ذریعہ آتش فشاں بنا دیا گیا ہے، اپنے ہی لوگ اپنوں کو قتل کر رہے ہیں، دہشت گردی کے نام پر دوسروں کی اس جنگ کے نتیجہ میں پندرہ لاکھ سے زائد افراد اپنے گھروں سے بے سروسامانی کے عالم میں ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے اور ہجرت کا یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے اور اندازہ لگایا جا رہا ہے کہ یہ تعداد بیس سے پچیس لاکھ تک پہنچے گی اور کہا جا رہا ہے کہ گذشتہ پندرہ سال میں یہ دنیا کی سب سے بڑی ہجرت اور نقل مکانی ہے۔

ایک ہجرت وہ تھی جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کفار کے مظالم سے بچنے کے لیے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی، ایک ہجرت مدینہ ہے کہ کفار مکہ کے ظلم وستم کے ستائے ہوئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انصار مدینہ کی دعوت پر مکہ سے مدینہ ہجرت کر گئے تاکہ کفار کے مظالم سے بھی محفوظ ہو جائیں اور مدینہ میں اسلامی ریاست قائم کر کے اپنے دین پر آزادی سے عمل کر سکیں۔ ایک ہجرت پاکستان بنتے وقت ہوئی تھی تاکہ مسلمان ہندوؤں اور سکھوں کے مظالم اور ان کے

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

پنگل سے نکل کر ایک اسلامی مملکت کی داغ بیل ڈالیں اور وہاں اپنے دین اور اس کے احکامات پر آزادی سے عمل پیرا ہوں، ایک ہجرت افغانستان کے باشندوں کی تھی کہ روسی استعمار سے بچنے کے لیے انہوں نے پاکستان کی طرف ہجرت کی۔ لیکن یہ موجودہ ہجرت عجیب وغریب ہجرت ہے کہ اپنے ہی ملک میں، اپنے ہی بھائیوں کے ہاتھوں وہ اپنا گھربار چھوڑنے اور دربدر کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور ہیں۔ اپنے ہی ملک میں ان اجڑے ہوئے خاندانوں کی بے چارگی اور مظلوک الحالی دیکھی نہیں جاتی، بھوک سے نڈھال، سہولتوں سے محروم، سخت دھوپ اور گرمی میں بھوکے پیاسے، بے رونق چہرے، ویران آنکھیں، خوفزدہ اور سہمے ہوئے معصوم بچے اور خواتین یہ پوچھتے ہیں کہ ہمارا جرم کیا؟ ہمیں کس غلطی کی سزا دی جارہی ہے، ہمیں اس مقام تک کس نے پہنچایا، اس کا ذمہ دار کون ہے، مستقبل میں ہمارے ساتھ کیا ہوگا ؟؟ ایک بے یقینی کی کیفیت ہے، اندیشے، وسوسے ہیں وہ پختون عفت مآب خواتین جو سات پردوں میں رہتی تھیں اور چادر، چاردیواری صدیوں سے ان کا طرۂ امتیاز اور ان کی شناخت ہے آج وہ بے خانماں برباد گھروں سے باہر کھلے آسمان کے نیچے پڑی ہیں۔

غرضیکہ اس وقت پورا ملک ایک عجیب وغریب منظر نامہ پیش کررہا ہے، ایک خوف، انتشار، تشویش کی کیفیت طاری ہے، کوئی راہ سجھائی نہیں دے رہی، الزامات واتہامات کی بارش ہے، ہر شخص دوسرے کو مورد الزام ٹھہرا رہا ہے۔

قتل وغارت گری کا بازار گرم ہے، طبقاتی منافرت، صوبائی عصبیت، لسانی منافست ومنافرت نے ہر ایک کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے، بھائی بھائی کے خون کا پیاسا ہے، افراتفری اور بے اعتمادی کی بدبودار فضا میں دم گھٹتا جارہا ہے، ہر طرف سے اَنَا وَلَا غَیْرِی (میں میں اور تو تو) کے نعرے بلند ہورہے ہیں۔ یہ عذاب الٰہی نہیں تو کیا ہے؟

اور عذاب الٰہی کیوں نہ آئے جس ملک کو اسلام کے نام پر بے شمار قربانیوں کے بعد حاصل کیا گیا، اس ملک میں اسلام کا مذاق اُڑایا گیا، سود کو حلال قرار دے کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے اعلان جنگ کیا گیا، قرآن میں تحریف کی گئی، خود ساختہ دانشوروں نے قرآن کریم کو اپنی مرضی کے معانی کا لباس پہنانا شروع کیا، حدیث کا مذاق اُڑایا گیا، ختم نبوت کا انکار کیا گیا، صحابہ اور اہل بیت پر تبرا بازی کرکے ان کی رداءِ عظمت کو تار تار کیا گیا، حدود اللہ کا انکار کیا گیا، سنت کے ساتھ تمسخر کیا گیا، ہمیں فلاں کی شریعت نہیں چاہیے، ملاؤں کی شریعت نہیں چاہیے وغیرہ نعروں سے شریعت سے انحراف کیا گیا تو پھر اللہ کا عذاب کیوں نہ آئے۔ ہم اللہ ورسول ﷺ کی تعلیمات وہدایات سے اتنے دُور چلے گئے ہیں کہ کہیں سے اسلام اور شریعت کی آواز بلند ہو تو ہمیں ہول آنے لگتا ہے کہ ہمارا کیا ہوگا؟ دین اسلام کو چھوڑ کر دوسروں کی نقالی اور پیروی میں ہم اتنے آگے جاچکے ہیں کہ نقل اصل سے بڑھ گئی ہے۔ ایسے میں ایک ہی راستہ ہے کہ ہم سب اجتماعی توبہ کریں، اللہ کے حضور گڑگڑائیں اور استغفار کریں، کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيهِمْ ط وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ○ (الانفال:۳۳)

ترجمہ: ''اللہ ایسا نہیں ہے کہ ان کو اس حالت میں عذاب دے جب تم ان کے درمیان موجود ہو اور اللہ اس حالت میں بھی ان کو عذاب دینے والا نہیں ہے جب وہ استغفار کرتے ہوں۔''

علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''نزول عذاب سے دو چیزیں مانع ہیں۔ ایک ان کے درمیان پیغمبر کا موجود رہنا، دوسرے استغفار۔ یعنی مکہ میں آنحضرت ﷺ کے قدم سے عذاب اٹک رہا تھا، اب ان پر عذاب آیا، اسی طرح جب تک گنہگار نادم رہے اور توبہ کرتا رہے تو پکڑا نہیں جاتا اگرچہ بڑے سے بڑا گناہ ہو۔'' حضرت ﷺ نے فرمایا: ''گنہگاروں کی پناہ دو چیزیں ہیں: ایک میرا وجود، دوسرا استغفار۔''

بات دراصل یہ ہے کہ سزا تو باغی قوم کو ملتی ہے، مسلمانوں نے اسلام کو زبانی قبول تو کیا ہے لیکن عملاً اس کو چھوڑ دیا جس کے دو ہی مطلب ہوسکتے ہیں یا تو وہ عملاً باغی ہیں یا عملاً منافق، بغاوت کا جرم بھی انتہائی سخت ہے اور نفاق کا جرم بھی انتہائی شدید، آج مسلمان قوم یا تو عملی بغاوت میں مبتلا ہے یا پھر شدید نفاق کا شکار ہے۔ ہم نے بحیثیت ایک مسلمان اور ایک اُمتی حق تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ کی شدید تحقیر کی ہے جو ناقابل برداشت جرم ہے۔ حق تعالیٰ کے دین کا استخفاف، یہ توہین اتنا بڑا جرم ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ حلیم نہ ہوتے تو ایک لمحہ کے لیے بھی ہمیں روئے زمین پر رہنے نہیں دیا جاتا اور اس صفحۂ ہستی سے اس قوم کا نام ونشان مٹا دیا جاتا۔ اس لیے اجتماعی توبہ اور استغفار بہت ضروری ہے۔ اس موقع پر محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے اس اداریہ کا اقتباس پیش کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے جو انہوں نے ماہنامہ بینات میں شعبان المعظم ۱۳۹۲ھ بمطابق اکتوبر ۱۹۷۲ء میں پاکستان کے حالات کے تناظر میں

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

لکھا تھا، وہ درج ذیل ہے:

''کوئی شک نہیں کہ اس قوم پر قہر الٰہی اور غضب خداوندی ٹوٹ پڑا ہے، یہ ہزار چیخے چلائے، سر پیٹے، واویلا کرے، لاکھ جتن کرے مگر جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس عذاب کو اٹھالینے کا فیصلہ نہیں ہوگا، یہ قوم کبھی گرداب بلا سے نہیں نکل سکتی، ہم اس بھول میں ہیں کہ خدا تعالیٰ کو راضی کیے بغیر محض ہماری تقریروں سے، ہمارے نعروں سے ہمارے اخبارات سے، ہمارے رسالوں سے، ہمارے ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے پروپیگنڈے سے، ہماری جمہوریت سے، ہماری اصلاحات سے، ہماری حکومتوں سے، ہماری قیادت سے، ہمارے عوامی شعور سے، ہمارے قومی تدبر سے فضا بدل جائے گی، ہوا کا رخ پلٹ جائے گا، طوفان کا دھارا مڑ جائے گا، نفرت کا دھواں چھٹ جائے گا، انتشار و افتراق کا آتش فشاں سرد ہوجائے گا اور ہم صرف اپنی ناکارہ تدبیروں سے حالات پر قابو پالینے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ اگر ہماری خوش فہمیوں سے حالات بدل جاتے تو اب تک کبھی کے بدل گئے ہوتے، مگر حق تعالیٰ کا فیصلہ یہ ہے: اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْفَاسِقِیْنَ (ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ راہ نہیں سجھاتا بدکار قوم کو) جب تک معاشرے پر فسق و بدکاری کا عفریت مسلط ہے، ہمیں کبھی فلاح و بہبود کا راستہ نہیں مل سکتا بلکہ جو تدبیر ہوگی، الٹی ہوگی۔ ہم بار بار کہہ چکے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ اس قہر الٰہی سے بچنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے، وہ یہ کہ ہم توبہ و انابت سے اللہ تعالیٰ کو راضی کریں اور اللہ تعالیٰ سے ہم نے جو معاملہ بگاڑ لیا ہے، اس کی اصلاح کریں۔ مگر افسوس اور بے حد افسوس کا مقام ہے کہ عوام تو عوام، خواص کو بھی اس صدائے جرس پر کان دھرنے کی فرصت نہیں، نہ اس کے لیے کوئی تحریک پیدا ہوئی۔''

توبہ و استغفار کے جو فضائل و برکات قرآن و حدیث میں آئے ہیں، اس وقت ان کا ذکر مقصود نہیں اور الحمدللہ کہ اہل دین مسلمان ان سے کچھ ایسے بے خبر بھی نہیں ہیں۔ حق تعالیٰ کے غضب و عتاب سے بچنے کے لیے توبہ و استغفار کی اہمیت تو ظاہر ہے لیکن جس طرح اپنے گناہوں سے توبہ کرنا ضروری ہے، ٹھیک اسی طرح حق تعالیٰ کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے میں جو اُمت تقصیر کر رہی ہے، اس کے لیے بھی استغفار ضروری ہے، نیز یہ بھی ظاہر ہے کہ تمام اُمت جس غفلت اور غیر اسلامی زندگی میں مبتلا ہے، ان سب سے یہ توقع رکھنا کہ سب کے سب غیر اسلامی زندگی اور بدعقیدگی و بدعملی سے تائب ہوجائیں گے، صرف حق تعالیٰ کی قدرت میں تو ہے کہ ایک ہی آن میں تمام اُمت صالح بن جائے مگر عالم اسباب میں مشکل ہے۔ البتہ جو صورت ممکن اور آسان ہے، وہ یہ ہے کہ اہل دین اور اہل درد تمام اُمت کا درد لے کر اٹھ کھڑے ہوں اور اُمت کی فکر کو اپنی فکر بنا کر دعوت و اصلاح کے کام میں اپنی توانائیاں صرف کردیں اور رو رو کر اللہ تعالیٰ سے اُمت کی ہدایت و فلاح مانگیں تو حق تعالیٰ کی رحمت سے اُمید ہے کہ وہ اُمت کی نجات کا فیصلہ فرمادیں گے، نیز ارباب تقویٰ و صالحین اور وہ عام مسلمان جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف موجود ہے، اور جو فرائض کی ادائیگی میں تقصیر نہیں کرتے، ایسے لوگ تمام اُمت کی طرف سے نیابۃً اور اپنی طرف سے اصالۃً انفرادی و اجتماعی دونوں طرح استغفار کریں۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر مزدلفہ میں رات گزارنے کے بعد صبح کو حضرت بلالؓ سے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''اے بلال! لوگوں کو خاموش کراؤ'' (جب لوگ متوجہ ہوگئے تو ارشاد فرمایا:) ''اللہ تعالیٰ نے تم پر اس مزدلفہ کی وادی میں ایک بڑا انعام و احسان فرمایا کہ تمہارے گنہگاروں کو تمہارے نیکوکاروں کی وجہ سے بخش دیا اور نیکوکاروں نے جو مانگا، سو ان کو دیا، پس اللہ کا نام لے کر چلو'' (ابن ماجہ، صفحہ:۲۲۲)

اس حدیث سے توقع ہوتی ہے کہ راستہ اب بھی کھلا ہے کہ صالحین کی وجہ سے بدکرداروں کو معافی ہوجائے خصوصاً جب صالحین اپنے تقصیر کرنے والے بھائیوں کی طرف سے بارگاہ قدس میں معذرت پیش کریں اور ان کی طرف سے معافی مانگیں، اور ہمارے شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ تو بہت پہلے فرما چکے ہیں: بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم۔

اب ضرورت اس کی ہے کہ جس شخص کو حق تعالیٰ نے شب خیزی کی دولت عطا فرماکر ''وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ'' (سحر کے وقت استغفار کرنے والوں) کی صف میں داخل فرمایا ہے، اس کو نہایت تضرع اور عاجزی کے ساتھ گڑگڑا کر آخر شب میں اس توبہ کو معمول بنانا چاہیے اور جن کو حق تعالیٰ نے پنج وقتہ نماز کی توفیق نصیب فرمائی ہے، وہ نمازوں کے بعد اس کو معمول بنائیں اور بہتر ہوگا کہ جمعہ کے مبارک دن نماز جمعہ کے بعد اجتماعی طور پر توبہ و استغفار کریں۔

جن سے دل پر رقت کی کیفیت طاری ہو، اس لیے ان پاکیزہ دعاؤں کے علاوہ، جو بارگاہ نبوت سے

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

ارشاد ہوئی ہیں، ہر شخص اپنے ضمیر کے مطابق اپنی زبان میں توبہ و استغفار کے ایسے الفاظ بھی استعمال کرے جن سے دل متاثر ہو اور دل کا سوز وگداز آنکھوں کے آنسوؤں کی شکل میں بہہ نکلے، لیکن بسا اوقات عوام کے لیے منضبط الفاظ میں دعا کرنا خصوصاً جب اجتماعی شکل میں دعا کی جائے، زیادہ مفید ہوتا ہے، اس لیے خیر خواہی کے جذبہ کے پیش نظر جو کلمات خیال ناقص میں آئے، انہیں شائع کرنا مفید معلوم ہوتا ہے، بہتر ہوگا کہ پہلے سورۂ فاتحہ پڑھی جائے، پھر درود شریف اور دعاءِ قنوت پڑھ کر بارگاہ ارحم الراحمین میں ہاتھ پھیلا کر نہایت توجہ اور حضور قلب کے ساتھ حسب ذیل الفاظ میں دعا کی جائے:

''اے ارحم الراحمین ہم گنہگار ہیں، بدکردار ہیں، خطا کار ہیں لیکن تیرے بندے ہیں اور تیرے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں، ہم نے تجھ سے پاکستان اس لیے مانگا تھا کہ تیرے قانونِ رحمت و عدالت کے سرچشمے اس سرزمین میں جاری ہوں اور اُمت مرحومہ اس سے سیراب وشفایاب ہو اور ہم تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلائے ہوئے طریقوں پر عمل پیرا ہو کر اسلام کا بول بالا کریں۔

اے اللہ! ہم نے نافرمانی کی، بدعہدی کی، بغاوت کی، مملکت کا ایک بڑا حصہ ہم سے لے لیا گیا، اے اللہ! اس پر بھی ہماری آنکھیں نہ کھلیں، اب عالم یہ ہے کہ ہم میں نہ اسلامی اُخوت ہے، نہ ہمدردی، بھائی بھائی کے خون کا پیاسا اور جانی دشمن ہے، ہم نے وہ کام کیے ہیں جن سے درندے اور بھیڑیے بھی پناہ مانگیں۔

اے ارحم الراحمین! تو ہی ہمارا ملجأ اور تو ہی ہمارا مددگار ہے، ہم اپنی نافرمانیوں، اپنی بغاوتوں، اپنی بداعمالیوں سے اور جو کچھ ہم نے کیا ہے، اس سے سچے دل سے توبہ کرتے ہیں۔

اے ارحم الراحمین! اپنے حبیب پاک رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ ہم گنہگاروں کو معاف فرما اور اپنی مرضیات کی توفیق ارزانی فرما، راعی ورعایا دونوں کو دین اسلام پر چلنے کی توفیق مرحمت فرما جو تیرا آخری پیغام نجات ہے۔

یا ارحم الراحمین! ہم سب مسلمانوں کے درمیان اُلفت ومحبت پیدا فرمایئے اور ہمارے دشمنوں اور بدخواہوں کے شر سے ہمیں نیز ہمارے ملک کو بچایئے۔ "بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ" ترجمہ: ''تمام تر بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔'' (اس آیت کی تکرار کم از کم تین بار کی جائے)

اے ارحم الراحمین! تیرا رحم وکرم ہمارے اعمال سے اور تیری مغفرت ہمارے گناہوں سے کہیں زیادہ ہے تیرے کرم کے سامنے ہمارے گناہ بالکل حقیر ہیں۔

توبہ، توبہ، اے اللہ ہمیں معاف فرما ہم تیرے ہی بندے ہیں، تجھ ہی پر ایمان رکھتے ہیں اور تجھ ہی سے مغفرت چاہتے ہیں۔

اے ہمارے پروردگار اگر ہم سے کوئی بھول چوک ہوجائے تو ہماری گرفت نہ فرمایئے اور اے ہمارے پروردگار ہم پر اس طرح کا بوجھ نہ ڈالیے جیسا آپ نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا اور اے ہمارے پروردگار ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیے جسے اُٹھانے کی ہم میں طاقت نہ ہو اور ہماری خطاؤں سے درگزر فرمایئے، آپ ہی ہمارے حامی وناصر ہیں اس لیے کافر لوگوں کے مقابلہ میں ہمیں نصرت عطا فرمایئے۔

دُعا کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہہ کر درود شریف تنجینا پڑھا جائے جو درج ذیل ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ o

(ماہنامہ بینات، بصائر وعبر)

اس کے ساتھ یہ دعائیں بھی مانگی جائیں:

اے اللہ! ہمارے ملک پاکستان اور تمام اسلامی ممالک کی حفاظت فرما۔

اے ارحم الراحمین! تمام مسلمانوں کی حفاظت فرما، خصوصاً دینی مدارس، مساجد، دینی ادارے، دینی تنظیمیں اور علماء کرام کی حفاظت فرما۔

اے اللہ ہمارے اور ہماری آئندہ آنے والی نسلوں کے ایمان کی حفاظت فرما۔

اے ارحم الراحمین ہم سب کو اور ہمارے ملک کو داخلی اور خارجی سازشوں سے محفوظ فرما۔

اے اللہ فتنوں کا دور ہے ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ فرما۔

اے اللہ تمام مسلمانوں کی عزت وآبرو، جان ومال کی حفاظت فرما۔

اے اللہ! فحاشی وعریانی، بدامنی اور انتشار، معاشی بدحالی، مہنگائی کا جو سیلاب ہمارے ملک میں آیا ہے، اے اللہ ہماری اور ہماری اولاد کی حفاظت فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

دشمنانِ اسلام کا تصور کرکے یہ دعا بار بار پڑھی جائے۔

☆☆.........☆☆

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

امنِ عالم

سیرتِ نبویؐ کی روشنی میں

مولانا محمد اسلم قاسمی

امن و امان روئے زمین پر انسان کی بنیادی ضرورت ہے۔ امن نہیں ہے تو نہ عالم انسانیت کے ارتقاء کا عمل جاری رہ سکتا ہے نہ معاشرتی زندگی کی بقاء، ہر انسانی تحقیق اور ترقی کا وجود امن وسلامتی اور سکون سے ہے، اگر سکون ہی میسر نہیں تو فکری اور عملی ترقی کا دروازہ بند ہو جائے گا، اسلام ایک متحرک دین ہے اس لئے امن کا سب سے بڑا علم بردار ہے، چنانچہ بعض حضرات نے لکھا ہے کہ: مغربی نظریہ کے مطابق ''آزادی'' "Summum Bonum" یعنی ''خیر کثیر'' ہے جبکہ اسلام نے ''امن'' کو خیر کثیر قرار دیا ہے۔

اسلام جو ایک آفاقی مذہب ہے اس پہلو پر سب سے زیادہ زور دیتا ہے کہ معاشرے میں امن و سکون رہے تاکہ لوگوں کی سوچ متحرک ہو اور ترقی کے راستے سامنے آئیں، اسی لئے دین کی بنیاد اللہ تعالیٰ سے جڑے رہنے اور تقویٰ یعنی ایک پاکیزہ زندگی پر قائم ہے جو اسلام کی پہلی سیڑھی ہے، اچھے اور برے لوگ ہر فرقہ میں ہوتے ہیں مگر یہ دنیا کا قدرتی نظام ہے کہ ہر سوسائٹی میں ہمیشہ اچھے افراد بہت زیادہ ہوتے ہیں اور برے افراد بہت تھوڑے۔ اس لئے کسی پورے کے پورے فرقہ کو ظالم اور غلط کار کہنا ایک مسلمہ حقیقت کا انکار کرنے کی جاہلانہ جسارت کہلائے گا۔

ایمان، اسلام اور سلام ملاقات کے الفاظ میں امن وسلامتی کا ہونا ہی سب سے پہلے اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ اس مذہب کے خمیر میں ہی ''امن و سلامتی'' شامل ہے، کیونکہ یہی تینوں چیزیں ایک دین کی ظاہری علامت ہوتی ہیں، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ایک ''مومن'' یعنی ایمان والے شخص کی مزاجی کیفیت اور عمومی نفسیات کو ظاہر کرتا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''مومن وہی ہوسکتا ہے جس سے دوسرے لوگ اپنے جان و مال کو مامون ومحفوظ جانیں۔''

حقیقت بھی یہی ہے کہ ایک سچا مسلمان ہمیشہ تقویٰ کے مقام پر رہتا ہے، جس کے معنی ہیں: خدا کا خوف، احتیاط اور برائیوں سے بچنا۔ قرآن کریم میں تقویٰ یعنی پرہیزگاری کا لفظ بطور نصیحت اتنا بار بار دہرایا گیا ہے کہ ایک عامی شخص بھی اس سے بیگانہ نہیں۔ دنیا میں جینے کا اصول ہی یہ ہے کہ آدمی انتہائی محتاط ہو کر ہر قسم کی برائی، گناہ اور نزاع و جھگڑے سے اپنا دامن بچائے رکھے۔ یہی متقی آدمی کی پہچان ہے اور یہی سب کے لئے امن و سلامتی کا راستہ ہے۔ تقویٰ کی تعلیم سے قرآن پاک بھرا ہوا ہے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

''سب سے اعلیٰ ایمان یہ ہے کہ تم یہ جانو کہ تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تمہارے ساتھ ہے۔''

اب جو شخص یہ سمجھ رہا ہے کہ وہ ہر وقت اللہ کی نگرانی میں ہے تو وہ اپنے ہر عمل میں انتہائی محتاط ہو جائے گا اور پھونک پھونک کر ہر قدم اٹھائے گا۔

انسانی زندگی کا احترام قرآن کریم نے جس عجیب و موثر پیرائے میں بیان فرمایا ہے، اس تک دنیا کا بڑے سے بڑا مصلح اور امن کا علمبردار نہیں پہنچ سکا۔

ارشاد قرآنی ہے:

''جو شخص کسی انسان کو بلاوجہ مار ڈالے تو یہ ایسا ہے جیسے اس نے ساری دنیا کے انسانوں کو قتل کر ڈالا اور جو شخص کسی ایک انسان کی زندگی بچالے تو گویا اس نے سارے انسانوں کو بچالیا۔''

اسلام میں جنگ کا تصور صرف دفاعی ہے نہ کہ جارحانہ اور حملہ آور کے طور پر، پھر اس جنگ کے اصول بھی خالص انسانی اور رحم وترحم کی بنیاد پر انتہائی سخت ہیں کہ جنگ میں بچوں، عورتوں، بوڑھوں اور مذہبی لوگوں اور دینی پیشواؤں پر حملہ کرنے کی ممانعت ہے، پھر اسلام ایک تبلیغی مذہب ہے اور ابلاغ وتبلیغ کا کام امن وسکون چاہتا ہے، اس لئے اسلام سب سے پہلے امن و امان کا داعی اور مدعی ہے، حالت جنگ ایک افراتفری کی حالت ہے، جس میں کوئی تعمیری کام اور آپسی میل جول یا اتحاد و اتفاق اور دعوتی مشن ممکن نہیں، اسی لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''دشمن سے ٹکراؤ اور آمنا سامنا ہونے کی تمنا مت کرو بلکہ اللہ سے امن و عافیت مانگو۔''

جنگ اسلام میں ایک غیر مطلوب عمل ہے بلکہ اصل جہاد خود اپنے جی اور خواہشات نفس سے لڑنا ہے کہ نفس آدمی کا سب سے بڑا دشمن ہے، یہی غلط خواہشات کا سرچشمہ ہے، اسی لئے ایک دفاعی مہم سے واپسی پر آپ نے فرمایا کہ ہم چھوٹے جہاد یعنی جنگ سے لوٹ کر بڑے جہاد کی طرف آرہے ہیں، یعنی غلط خواہشات سے لڑنے کی طرف لوٹے ہیں۔

اسلام نفرت کا نہیں پیار کا مذہب ہے، آج کل

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

اسلام دشمن جماعتیں اس آیت کو سنا کر اپنے بغض و جہالت کا پرچار کرتی ہیں کہ قرآن کریم کہتا ہے کہ "غیر مسلموں کو جہاں پاؤ قتل کردو" حالانکہ یہ آیت صرف برسر جنگ فریق کے متعلق اتری ہے، کیونکہ جو لوگ کسی کے خلاف برسر جنگ ہوں تو یہ اسلام ہی کا نہیں ساری دنیا کی قوموں کا اصول ہے کہ انہیں قتل نہیں کیا گیا تو مقابل اس کو قتل کردیں گے، پھر یہ مخالفین اسلام اس آیت کو تو سامنے رکھتے ہیں لیکن اس دوسری آیت کو دانستہ نظر انداز کرتے ہیں، جس میں ہے:

"اللہ تعالیٰ تمہیں ان لوگوں یعنی غیر مسلموں کے ساتھ احسان وانصاف کا برتاؤ کرنے سے نہیں روکتا جو تم سے دین کے معاملے پر نہیں لڑے اور تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا، اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت رکھتے ہیں۔" (الممتحنہ:۸)

جنگ اسلام میں بدرجۂ مجبوری اور صرف دفاع کے لئے ہے، ہاں دشمن خود ہی چڑھ دوڑے تو اس کا مقابلہ کرنا لازم ہے، جارحیت کا سامنا کرنے سے جی چرانا بزدلی ہے، جسے دنیا کا کوئی نظام اور کوئی ہوش مند انسان درست نہیں کہہ سکتا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں جتنی بھی جنگیں سامنے آئی ہیں، ان کی تاریخ صرف اور صرف دفاعی ہے، ان میں کوئی بھی جنگ اقدامی یا جنگ برائے خونریزی نہیں، جب دیگر پیشوایان مذاہب جنگ وخونریزی سے دور رہے تو وہ پیشوائے اسلام جس کو اللہ تعالیٰ نے رحمتِ مجسم بنایا اور "رحمۃ للعالمین" کے جیسا منفرد لقب عطا فرمایا، کیسے کسی کے لئے خلاف رحم ومروت بات کو سوچ سکتا ہے، اسلام نے تو لڑائی کو جنگ کا نام تک نہیں دیا، بلکہ اس کو جہاد کے جیسا عنوان دیا، جس کا مطلب ہے امن کی جدوجہد، وجہ یہ ہے کہ دنیا میں اصل امن وامان ہے، جنگ وخونریزی نہیں۔ اسلام ایک مثبت عمل ہے اور جنگ ایک منفی عمل، دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں اور دو متقابل چیزیں ایک جگہ جمع ہونے کا مطلب ہے کہ ایک ساتھ آگ اور پانی یا اندھیرا اُجالا اکٹھے ہوجائیں۔

اسلام ایک نظامِ خداوندی ہے جو سارے عالم کو اپنی تنویر سے منور کرنا چاہتا ہے، یہ اشاعت وتبلیغ و ابلاغ سے ہی ممکن ہے، لہٰذا اسلام سے زیادہ امن عالم کا نقیب اور کون ہوسکتا ہے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"جو شخص حلال روزی کھائے، میری سنت پر عمل کرے اور کسی بھی انسان کو اپنے عمل سے تکلیف نہ دے وہ جنتی ہے۔"

پھر آپ نے بطور اصول فرمایا:

"شریف آدمی کی بدترین بات یہ ہے کہ وہ اپنی بھلائی سے آپ کو محروم کردے اور بُرے آدمی کی سب سے بڑی اچھائی یہ ہے کہ وہ اپنی ایذا رسانیوں سے آپ کو محفوظ کردے۔"

پھر بھلائی اور احسان کرنے میں حضور ﷺ نے مسلم وغیر مسلم کا کوئی فرق نہیں کیا اور فرمایا:

"اللہ تعالیٰ اپنے بندے کا مددگار رہتا ہے جب تک وہ بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔"

امن کے مقابلے میں بدامنی ہو تو ہر شخص دوسرے کو اپنا دشمن نظر آئے گا، ایسے میں حقیقتاً دنیا ظالم اور مظلوم کے خانوں میں بٹ جاتی ہے، جس سے پورا معاشرہ فاسد ہوتا ہے، ارتقائی عمل رُک جاتا ہے اور بدامنی کا دور دورہ ہوجاتا ہے، اسی لئے اسلام اپنے ماننے والوں کو امن واخوت اور محبت کی تلقین کرتا ہے کہ پُرامن فضا میں اپنی فکری اور تحقیقی قوتوں کو بروئے کار لاکر سارے عالم کے لئے نفع بخش بنیں تاکہ خیر امت ہونے کی وجہ سے مسلمان امام اقوام کہلاسکیں اور دنیا میں ملت اسلام سے فیض حاصل کرے، چنانچہ کہیں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بہترین انسان وہ ہے جس سے عالم انسانیت کو نفع پہنچے۔"

اور کہیں یوں فرمایا:

"اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ آدمی وہ ہے جس سے لوگوں کو (یعنی بلاقید مذہب وملت سارے عالم انسانیت کو) سب سے زیادہ نفع پہنچے۔"

اللہ تعالیٰ کی اس کائنات میں اس کی بنائی ہوئی بے جان مخلوقات اپنے اپنے کام سے کام رکھتی ہیں، کوئی چیز نہ دوسری چیز کا راستہ کاٹتی ہے نہ اس کے آڑے آکر اس سے تصادم کی راہ اختیار کرتی ہے، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ زمین وآسمان ہوں یا چاند سورج اور سیارے سب بغیر تصادم اپنے اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں اور اس عالم کا نظام امن وسکون سے چل رہا ہے، یہاں تک کہ ہر چیز اپنی پوری پوری نفع رسانی کے ساتھ عمل کررہی ہے، اب یہ کائنات اللہ نے انسان کے لئے بنائی ہے، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ: "یہ دنیا تمہارے لئے بنائی گئی اور تم آخرت کے لئے" پھر اس کو سمجھ اور شعور دیا گیا تاکہ آدمی محتاط ومتقی بن کر مومن کی طرح امن کی زندگی گزارے، مگر انسان جب اس نظام کائنات سے ہٹ کر ٹکراؤ کا راستہ اختیار کرتا ہے تو امن عالم میں رخنہ پڑتا ہے اور دنیا گرفتار بلا ہوجاتی ہے۔

آج کا انسان اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو ہی مشعل راہ بنالے تو دنیا کی کایا پلٹ جائے، آپ سے اسلام وتقویٰ کی حقیقت پوچھی گئی تو بے ساختہ ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعظیم اور اس کی مخلوق کے ساتھ شفقت۔"

☆☆

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

مکافاتِ عمل

ناروا طلاق دینے والوں کا حشر

ڈاکٹر عبدالغنی فاروق

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال کاموں میں سب سے زیادہ مبغوض (یعنی قابل نفرت) کام طلاق ہے۔"

(ابوداؤد، مشکوٰۃ باب الطلاق)

اس حوالے سے بہت سے واقعات میرے سامنے آئے تو اندازہ ہوا کہ واقعتاً طلاق کے عمل سے اللہ تعالیٰ کو شدید نفرت اور بغض ہے اور جو لوگ بلاوجہ یہ حرکت کرتے ہیں، یعنی بغیر کسی ٹھوس سبب کے محض کسی نفسانی غرض کے تحت اپنی بیوں کو طلاق دیتے ہیں، وہ بعد میں بدترین حالات سے دوچار ہوتے ہیں، نئی بیویاں انہیں شدید ترین پریشانیوں میں مبتلا کرتی ہیں، وہ اولاد کے حوالے سے طرح طرح کے مسائل میں گھر جاتے ہیں اور زندگی ان کے لئے مصیبت اور وبال بن کر رہ جاتی ہے، اس ضمن میں کم وبیش ایک درجن واقعات براہ راست میرے مشاہدے اور علم میں ہیں، ان میں سے چند واقعات قارئین کی خدمت میں یکجا پیش کررہا ہوں، دیکھئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی ایک ایک بات اور ایک ایک وعید اپنے اندر کس قدر اٹل حقیقت رکھتی ہے۔

میں نے سارے واقعات کے اصل کرداروں کے نام تبدیل کردیئے ہیں۔

۱:...... حاجی محمد علی پیشے کے اعتبار سے قصاب ہیں، لاہور کے ایک معروف علاقے میں کاروبار کرتے ہیں، بہت ایماندار اور زیرک انسان ہیں، انہوں نے بتایا کہ ان کی شادی ۱۹۶۷ء میں اپنی پھوپھی کی بیٹی سے ہوئی، لیکن بدقسمتی سے میری بیوی کا میرے والدین سے نباہ نہ ہوا اور میں نے اسے طلاق دے دی۔

دوسری شادی ۱۹۷۱ء میں ہوئی، اس خاتون سے میرے یکے بعد دیگرے تین بیٹے پیدا ہوئے اور تینوں فوت ہوگئے، چوتھی بیٹی، وہ جوان ہوئی تو اس کی میں نے شادی کردی، اس کے دو بیٹے تھے کہ اسے طلاق ہوگئی اور اب وہ دونوں بیٹوں سمیت میرے گلے پڑی ہوئی ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سزا میرے اس گناہ کی ہے، جو میں نے پہلی بیوی کو طلاق دے کر کیا تھا۔

۲:...... ڈاکٹر عطاء الرحمٰن نے بتایا: میرے ایک کزن ہیں، وہ پانچ بھائیوں میں سب سے بڑے تھے، باپ فوت ہوچکے تھے، انہوں نے کمال ایثار سے کام لیا، خود تو میٹرک کرکے پرائمری اسکول ٹیچر ہوگئے، مگر باقی چاروں بھائیوں کو اعلیٰ ترین تعلیم دلائی، اسی لئے ان کی شادی تاخیر سے ہوئی اور چھتیس، سینتیس سال کی عمر میں وہ گھر بسا سکے، ان کی بیوی لاہور کے ایک معزز تعلیم یافتہ گھرانے سے تعلق رکھتی تھی اور یتیم تھی۔ شادی کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک بیٹا عطا کردیا، لیکن انہیں پتا چلا کہ ان کی بیوی ٹی بی کی مریضہ ہے تو وہ بہت خوفزدہ اور بددل ہوئے، اصل میں حالات نے انہیں بہت کفایت شعار اور جزرس بنادیا تھا اور وہ پیسہ پیسہ بچانے کے عادی ہوگئے تھے، اس لئے جب انہیں اندازہ ہوا کہ ٹی بی کے علاج پر انہیں بہت خرچ کرنا پڑے گا اور بڑی بھاگ دوڑ کرنی ہوگی تو انہوں نے بیوی کو طلاق دے دی، حالانکہ اس زمانے میں ٹی بی کا علاج سرکاری سطح پر مفت ہوتا تھا اور اس کا مریض شفایاب ہوجاتا تھا۔

بہرحال میرے کزن کی بیوی بے چاری دوبارہ اپنے بھائیوں اور بھابیوں کی محتاج ہوگئی اور تھوڑی ہی مدت میں فوت ہوگئی، اس کے بعد جلد اس کا بچہ بھی وفات پاگیا۔ موصوف نے کچھ ہی عرصے کے بعد دوسری شادی کرلی، لیکن نئی بیوی نے ان کے گھر میں آتے ہی فساد برپا کردیا، اسے اعتراض تھا کہ یہ صاحب بہت کنجوس ہیں اور بخیل ہیں، چنانچہ روز لڑائی ہونے لگی اور بمشکل دو ماہ گزرے تھے کہ وہ محترمہ ری تڑا کر بھاگ گئی اور اس نے طلاق لے لی۔

ڈاکٹر صاحب نے بتایا: اب میرا یہ کزن رنڈوا ہوگیا اور دیر تک اسے نئی شادی کرنے کی جرأت نہ ہوئی، اس نے فرصت سے فائدہ اٹھایا، منشی فاضل ایف اے کیا، بی اے کیا اور گریڈ گیارہ میں اس کا تقرر ہوگیا، پھر اس نے ایم اے کیا اور اس کی ترقی سولہویں گریڈ میں ہوگئی، لیکن تقرر کے معاملے میں محکمے کے اہلکاروں سے اس کا جھگڑا ہوگیا، اس کی ترقی منسوخ ہوگئی اور گیارھویں گریڈ ہی میں اس کی تنزلی کردی گئی، اس نے احتجاج کے طور پر تنزلی قبول نہ کی، گھر بیٹھ گیا، نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی ملازمت ختم کردی گئی۔ اس دوران اس نے تیسری شادی کرلی تھی اور اس سے ایک بیٹی بھی تھی۔

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

ملازمت سے برطرفی کے ساتھ نئی بدنصیبی یہ ہوئی کہ ایک حادثے میں اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور وہ کوئی ڈیڑھ سال تک زیر علاج رہے، زخم بار بار خراب ہوتا رہا اور بار بار اسے پریشانیوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ موصوف کی عمر تقریباً ۵۷ سال ہوگئی ہے، ملازمت کی مدت تقریباً ۲۵ سال ہوگئی تھی اور اسے آسانی سے پنشن اور گریجویٹی وغیرہ مل سکتی تھی، لیکن وہ ایک ٹانگ سے معذور ہے، لنگڑا کر چلتا ہے اور بھاگ دوڑ نہیں کرسکتا، اس لئے مشکل اور پیچیدہ دفتری جھمیلوں سے عہدہ برآ نہیں ہوسکتا اور یہ معاملہ کھٹائی میں پڑا ہوا ہے۔ حالات نے اسے کئی امراض میں مبتلا کردیا ہے اور وہ ہائی بلڈ پریشر کا مستقل مریض بن گیا ہے، اس کی راتوں کی نیند اڑ گئی ہے اور اکلوتی جوان بیٹی کا سوچ سوچ کر وہ ہلکان ہوجاتا ہے، وہ اعتراف کرتا ہے کہ مشکلات اور مصائب کا یہ سارا وبال اس پر اس لئے پڑا کہ اس نے اپنی بے گناہ بیوی کو طلاق دی اور اس کے علاج پر خرچ کرنے میں کنجوسی کی، اس میں یہ عبرت ناک بات ہے کہ بیوی کے علاج پر اس زمانے میں ڈیڑھ دو ہزار روپے خرچ ہونے تھے، لیکن اس کے بدلے اسے اپنی ٹانگ ٹوٹنے پر کم ازکم ساٹھ ہزار روپے خرچ کرنے پڑے، ہر تکلیف اور پریشانی اس پر مستزاد تھی۔

۳:...... معراج پہلوان میرے گاؤں سے چار فرلانگ کے فاصلے پر دوسرے گاؤں میں رہتا ہے، اس نے شادی کی تو اسے بیوی بہت اچھی ملی، عبادت گزار، فرمانبردار اور خوش اخلاق لیکن معراج کے مزاج میں درشتی اور تندی بہت زیادہ تھی، وہ بات بات پر بیوی سے الجھتا اور اس کی پٹائی کرتا تھا، ماں سمجھاتی تو اس سے بھی بدتمیزی کرتا تھا، حتیٰ کہ تقریباً دو سال کے بعد ہی اس نے اسے طلاق دے دی۔ پہلوان نے دوسری شادی کی، اس بیوی سے اس کے دو بیٹے اور چار بیٹیاں پیدا ہوئیں، بڑا بیٹا پانچ سال کا تھا، تو کرنٹ لگنے سے مرگیا، دوسرا بیٹا اب جوان ہے اور پکا سچا بدمعاش ہے اور باپ کے لئے سخت بدنامی کا سبب بنا ہوا ہے، چاروں بیٹیاں جوان ہیں، بڑی کی عمر پچیس سے تجاوز کرگئی ہے، لیکن رشتے نہیں ملتے، اس کے رزق سے برکت اٹھ گئی ہے، اب وہ مزدوری کرنے پر مجبور ہے، جبکہ پریشانیوں اور غموں نے اسے نیم جان کردیا ہے اور زندگی جہنم کا نمونہ بن گئی ہے۔

۴:...... ہمارے گاؤں کے مہر شفیع کی شادی ہوئی تو اسے بیوی بہت اچھی ملی، نیک، عبادت گزار اور حلیم الطبع۔ بدقسمتی سے رفیق اور اس کا سارا خاندان جاہل اور بے عمل تھا، ان لوگوں نے اس لڑکی کی کوئی قدر نہ کی، بلکہ مختلف حوالوں سے اسے پریشان کرتے: "یہ نمازیں ہی پڑھتی رہتی ہے، اسے قرآن پڑھنے کے سوا کچھ آتا ہی نہیں، یہ گونگی ہے بولتی نہیں" اور آخر کار اسے ایک ہی سال کے بعد طلاق دے دی۔ مہر شفیع نے دوسری شادی کی تو وہ لڑکی پہلی بیوی کے بالکل برعکس تھی، زبان دراز، جھگڑالو، بے عقل اور بے عمل، تنگ آکر اسے انہوں نے الگ مکان میں منتقل کردیا، اس بیوی سے شفیع کی چھ بیٹیاں پیدا ہوئیں اور صرف ایک بیٹا، اس کا گھر عموماً جنگ و جدل کا میدان بنا رہتا تھا۔ پہلی مطلقہ بیوی کی جلد ہی شادی ہوگئی، اسے بہت اچھا خاوند مل گیا، سسرال والے اس کی بہت قدر کرتے ہیں۔

۵:...... پروفیسر عرفان ذکی کا تعلق ایک مذہبی تعلیم یافتہ اور زمیندار گھرانے سے تھا، وہ ایم اے عربی بھی تھے اور ایم اے اسلامیات بھی، نوجوانی میں ان کی شادی اپنی چچازاد بہن سے ہوئی، ان کے چچا ان کے گاؤں میں بلکہ پڑوس ہی میں رہتے تھے، لیکن حیرت انگیز طور پر پروفیسر عرفان نے شادی کے دوسرے ہی روز اپنی بیوی کو طلاق دے دی، یہ کہہ کر کہ یہ لڑکی مجھے پسند نہیں، حالانکہ یہ لڑکی ان کے لئے ہرگز اجنبی نہیں تھی اور دیکھی بھالی تھی، دونوں گھرانے باپ اور چچا خون کے گھونٹ پی کر رہ گئے، مگر کیا کرسکتے تھے، عرفان صاحب تھے ہی ضدی، اکھڑ مزاج کے برخود غلط نوجوان۔ تھوڑے ہی عرصے کے بعد پروفیسر عرفان نے بڑا ہی عجیب مطالبہ کردیا کہ میں چھوٹے بھائی لقمان کی منگیتر سے شادی کروں گا، یہ لڑکی اپنے امیر والدین کی اکلوتی بیٹی تھی، وسیع جائیداد کی

اظہار تعزیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنو عاقل کے مخلص اور فعال رکن جناب غلام شبیر شیخ کی والدہ ماجدہ گزشتہ دنوں مختصر علالت کے بعد انتقال کرگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی نماز جنازہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر نے پڑھائی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی نمائندگی کرتے ہوئے انہوں نے غلام شبیر شیخ و دیگر ورثا سے تعزیت کی۔ ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے بھی فون پر تعزیت کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ قارئین سے دعائے مغفرت وبلندیٔ درجات کی اپیل ہے۔

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

مالک تھی اور خوبصورت تھی، قصہ کوتاہ یہ کہ والدین اور سارے خاندان کو ان کے مطالبے کے سامنے جھکنا پڑا اور عرفان کی شادی اپنے چھوٹے بھائی کی منگیتر سے ہوگئی۔ فرحت شادی سے پہلے مکمل تندرست اور صحت مند تھی، اسے کوئی معمولی سا بھی روگ نہ تھا، مگر عرفان کے گھر میں آتے ہی پراسرار طور پر اسے کئی بیماریوں نے آلیا، اس کے ہاتھوں اور پاؤں پر کئی جلدی تکالیف نمودار ہوگئیں کہ نہ وہ باورچی خانے میں کام کرنے کے قابل رہی اور نہ لانڈری میں کوئی خدمت انجام دے سکتی، چولہے کے قریب جاتی تو ہاتھوں پر چھالے بن جاتے اور کپڑے دھونے لگتی تو صابن والے پانی سے اس کے پاؤں پر سوجن ہوجاتی، اس کے علاوہ بھی متعدد عجیب وغریب بیماریوں نے اسے گھیر لیا، دوسرے چوتھے روز وہ بیٹھی بیٹھی بے ہوش ہوجاتی اور اس کے منہ سے جھاگ بہنے لگتا، اس پر خاموشی کے دورے پڑتے اور کئی کئی دن تک گم صم رہتی، بڑی بوڑھیوں نے عرفان کو بتایا کہ فرحت پر جنات کا سایہ ہے۔ چنانچہ موصوف حالانکہ صحیح العقیدہ مسلمان تھے، پھر بھی روایتی پیروں کے گھروں کے چکر لگانے لگے اور ہفتے، عشرے بعد وہ فرحت کی قمیص یا بنیان اٹھا کر کسی عامل کے ہاں حاضری دینے کے لئے چل پڑتے اور یہ سلسلہ بغیر کسی تعطل کے عرصے تک چلتا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے عرفان کو دو بیٹیاں اور ایک بیٹا عطا کیا، بیٹا سب سے چھوٹا تھا، لیکن ذرا ذہین نہ تھا، اس کا پڑھائی میں اور اسکول میں دل ہی نہ لگا، بہت مشکلوں سے گھسٹ گھسٹ کر اس نے میٹرک کیا اور پھر انہوں نے اسے ایک کاروبار میں لگادیا، مگر وہ چنداں کامیاب نہ ہوا، جوان ہونے پر اس کی شادی کی، مگر کئی سالوں کے انتظار کے بعد بھی وہ اولاد سے محروم ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ فرحت کی بیماریوں میں شدت آتی چلی گئی، حتیٰ کہ یہ خبر پروفیسر عرفان اور ان کے بچے پر بم بن کر گری کہ وہ کینسر میں مبتلا ہے اور یہ خاصا پھیل چکا ہے، حیرت انگیز طور پر عرفان اس انکشاف کے بعد علاج کی طرف سے لاتعلق سے ہوگئے، اور فرحت عرفان کے ایک دوست کے گھر میں آگئی اور وہاں ڈیڑھ دو ماہ تک بے یار و مددگار پڑی رہی، عرفان روزانہ شام کو آتے، رسمی مزاج پرسی کرتے اور چلے جاتے، حتیٰ کہ اسی کیفیت میں وہ ایک روز دم توڑ گئی، وفات کے وقت فرحت کی عمر چالیس سال سے کچھ زیادہ تھی اور چونکہ اس وقت تک اس کے والدین زندہ تھے، اس لئے عرفان کو اس کی جائیداد میں سے کچھ بھی حاصل نہ ہوا۔

(بشکریہ ماہنامہ "بیداری" حیدرآباد)

ICEBERG (Water Chiller)

☆ پینے کا پانی ٹھنڈا کرنے کے ساتھ ساتھ بجلی کی بھی بچت کرتا ہے، ☆ خوبصورت ڈیزائن، ☆ باڈی مکمل کوٹڈ ہونے کی وجہ سے زنگ سے محفوظ، ☆ واٹرٹینک اسٹین لیس اسٹیل، ☆ جدید ترین ٹیکنالوجی کو سامنے رکھ کر مکمل کیلکولیٹڈ بنایا گیا ہے، جس کی وجہ سے یہ صرف چندمنٹوں میں آپ کو ٹھنڈا پانی دینا شروع کردیتا ہے۔

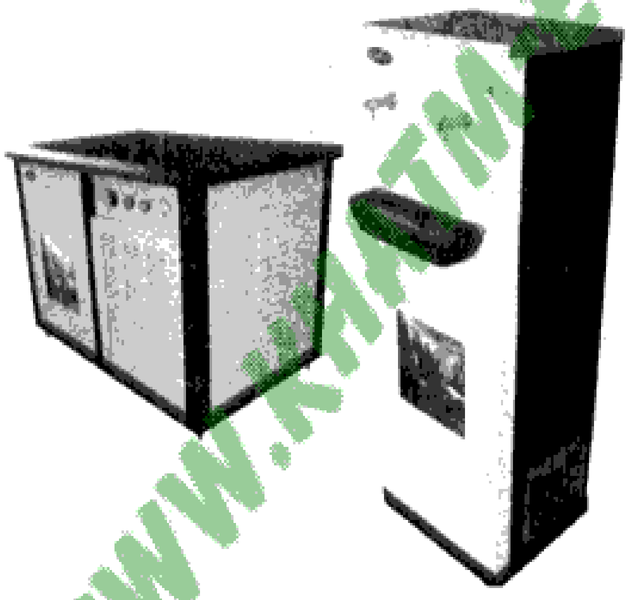

فلاحی اداروں اور سپلائرز کے لئے خصوصی ڈسکاؤنٹ

مختلف خوبصورت ڈیزائن اور کپیسٹی میں دستیاب ہیں

رابطہ سیل: 0333-2126720
E-mail:monir@super.net.pk

ڈیلر

مون لائٹ کارپٹ

نور کارپٹ

ثمر کارپٹ

وینس کارپٹ

اولمپیا کارپٹ

یونی ٹیک کارپٹ

مساجد کے لئے خاص رعایت

جبار کارپٹس

پتہ

این آر ایونیو، حیدری پوسٹ آفس بلاک "جی" برکات حیدری ناظم آباد

فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503

E-mail: jabbarcarpet@cyber.net.pk

Hameed®

Bros

Jewellers

HB®

TRUSTABLE MARK

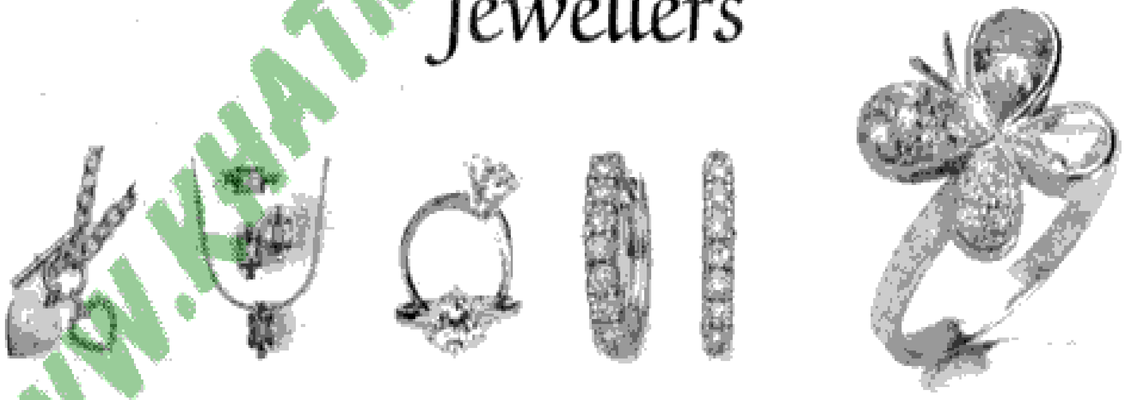

3, Mohan Tarrace Sharhah-e-iraq Saddar Karachi. Code: 74400

Phone: 5675454, 5215551 Fax: (092-21) - 5671503

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.ORG

ضبط و ترتیب: مولانا فخر الزمان

مسلمان کے قتل کو حلال سمجھنا کفر ہے

جامع مسجد باب رحمت شادمان ٹاؤن کراچی میں یکم مئی ۲۰۰۹ء کو حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری مدظلہ نے کراچی کے حالات کے پس منظر میں جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا، ہمارے دوست مولانا فخر الزمان نے اسے ریکارڈ کر کے ترتیب دیا ہے، جسے افادۂ عام کی غرض سے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

میرے محترم بھائیو، بزرگو! ہمارا ایک مضمون چل رہا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تین کام ایسے ہیں جو نجات عطا فرماتے ہیں، تین کام ایسے ہیں جو انسان کو ہلاک کرتے ہیں، تین کام ایسے ہیں جو انسان کو بہت بلند کرتے ہیں اور تین کام ایسے ہیں کہ انسان کی کمی، کوتاہیاں اس سے دور ہو جاتی ہیں، نجات دینے والے، ہلاک کرنے والے، درجات کو بلند کرنے والے ان پر تو میں کچھ عرض کر چکا، وہ تین کام جو انسان کی کمی کوتاہیوں کا کفارہ بنتے ہیں، وہ میں نے آج عرض کرنے ہیں، لیکن طبیعت اسی سے بے چین ہوگئی ہے موجودہ حالات کو دیکھ کر کہ اگر آدمی کے اندر احساس ہو، زندگی کی رمق ہو، خون کے اندر سفیدی نہ آئی ہو، تو چڑیا کا بچہ مرے یا کوئی پرندہ مرے یا کوئی جانور مرے، اس پر آدمی بے چین ہو جاتا ہے یعنی ناحق مرے، ایک تو حلال پرندے، حلال جانور ہیں، ان کو ذبح کرنے کا حکم ہے، ان کی بات نہیں کر رہا بلکہ ناحق کی بات کرتا ہوں کیونکہ کل قیامت کے دن یہ جو ناحق پرندے مارے جاتے ہیں، یہ بھی اللہ کے دربار میں استغاثہ کریں گے، ناحق پرندے اللہ کی دربار میں اٹھ کھڑے ہوں گے اور کہیں گے: یا اللہ! ہمیں ناجائز طور پر مارا گیا اگر کسی کو گوشت کھانا ہے، حلال ہے جائز ہے، شریعت نے اجازت دی ہے، لیکن مار مار کر یوں پھینکتے جاتا اس پر یہ حلال پرندے بھی اللہ کے دربار میں استغاثہ کریں گے، جب پرندوں کا یہ حال ہے حیوانات کا یہ حال ہے تو انسان کا کیا حال ہوگا؟ ایک انسان اس کی کیا اہمیت ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو خیر فرمایا ہی ہے، قرآن کریم میں فرمایا:

''من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعاً۔''

کسی آدمی نے ناحق، کوئی قصور نہیں تھا، کوئی جرم نہیں تھا، کسی کو قتل کر دیا اس کی جان لے لی۔ فرماتے ہیں: ''فکانما قتل الناس جمیعاً''... اس نے اتنا بڑا جرم کیا، اتنا بڑا جرم کیا، جیسے اس نے پوری انسانیت کو موت کے گھاٹ اتار دیا... اگر کسی ایک آدمی کی جان بچائی فرمایا:

''ومن احیاھا فکانما احیا الناس جمیعاً۔''

کسی ایک آدمی کی جان بچائی، ایسا ہے جیسا اس نے پوری انسانیت کو زندگی بخشی۔ یہ تو مطلق انسان کی بات ہے، دیکھو یہاں پر کوئی شرط نہیں ہے، مسلمان کی کوئی شرط نہیں ہے، ایمان کی کوئی شرط نہیں ہے۔ ''من قتل نفساً بغیر نفس'' نفس کے معنی جی، زندہ انسان، اس میں ایمان کی کوئی شرط نہیں ہے، اسلام کی کوئی شرط نہیں ہے، دوسری جانب آ جایئے کہ اگر کسی آدمی نے کسی مسلمان کو قتل کیا، اس کا کیا وبال ہے؟ ''ومن یقتل مؤمنا متعمداً فجزاء ہ جھنم خالداً فیھا'' جس آدمی نے کسی مسلمان کو قتل کیا مومنا متعمداً جان بوجھ کر قتل کیا، ایک تو شکار کر رہا تھا، اس نے سمجھا جنگل میں یہ ہرن ہے، گولی چلائی اور وہ سوئے اتفاق آگے کوئی انسان تھا، اس کو لگ گئی مر گیا، تو یہ جان بوجھ کے نہیں ہے، یا کسی نے کسی کو پتھر مارا، عام طور پر پتھر سے آدمی مرتا نہیں ہے لیکن اس بے چارے کی آئی ہوئی تھی مر گیا، اس کا بھی وہ حکم نہیں ہوگا، جان بوجھ کر جس نے کسی مسلمان کو قتل کیا، اس کا کیا بدلہ ہے؟ اس کی کیا سزا ہے؟ ''فجزاء ہ جھنم'' اس کا بدلہ یہ ہے کہ اس کو جہنم میں بھیجا جائے گا، ''خالداً فیھا'' ہمیشہ اس میں رہے گا، اگرچہ حضرات علماء مفسرین، محدثین، محققین نے اس میں بحث فرمائی ہے کہ کسی آدمی نے وہ مسلمان تھا اور جان بوجھ کے کسی کو قتل نہیں کیا تو وہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا، کیونکہ قرآن کریم میں ہے:

''ان اللّٰہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشاء۔''

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ شرک کو تو معاف نہیں فرمائیں گے، اس کے علاوہ جتنا گناہگار ہیں، جس کو چاہیں گے معاف فرمادیں گے۔''

اور دوسری جگہ فرمایا:

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

"الا من تاب و آمن و عمل عملاً صالحاً فاؤلئک یبدل اللہ سیاتھم حسنات"

کوئی آدمی اس کا کتنا بڑا جرم ہی کیوں نہ ہو، ایمان لے آئے اعمال صالح کرے توبہ کرے معاف ہوجائیں گے۔ لیکن یہ قرآن کریم کا انداز کیا بتاتا ہے؟ قرآن کریم کا انداز یہ بتاتا ہے کہ یہ اتنا بڑا جرم ہے، اتنا بڑا جرم ہے کہ ہمیشہ جہنم میں رہنے کے قابل ہے، چنانچہ حضرات علماء کرام نے مختلف اقوال فرمائے ہیں، فرماتے ہیں کہ "خالداً فیھا" کا معنی ہے ایک لمبے عرصہ تک رہیں گے، سب سے بڑا گناہ ہے اور سب سے بڑا عذاب ملے گا اس کو۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اسی کے قائل ہیں کہ یہ آدمی جہنم سے کبھی نہیں نکلے گا، لیکن اس پر تو اتفاق ہے، سنو! اس پر تو اتفاق ہے کہ جو آدمی اس قتل کو یعنی مسلمان کے قتل کو حلال جان کر کرتا ہے وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا، کیونکہ مسلمان کے قتل کو حلال سمجھنا کفر ہے، چنانچہ بعض حضرات نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر کوئی آدمی کسی مسلمان کے قتل کا ارادہ رکھتا ہو اور وہ پوچھنے آئے کہ کیوں جی مسلمان کے قتل پر معافی ہے؟ جہنم سے نکلیں گے؟ تو اس کو کہو کوئی معافی نہیں اور اگر قتل کرلے اور پوچھنے آئے توبہ ہے؟ تو اس کو تم کہہ دو اللہ قادر ہے معاف کردے گا۔

میرے بھائیو! میں یہ عرض کررہا تھا کہ یہ جو باہر کی فضا ہے کون ہیں، یہ ہمارے مسلمان ہی ہیں قتل کرنیوالے بھی مسلمان ہیں، جن کو قتل کیا جارہا ہے وہ بھی مسلمان ہیں تو اس سے جس کے اندر کچھ رمق ہے انسانیت کی وہ دل گرفتہ ہوگا کہ نہیں ہوگا؟؟

میرے بھائیو! ہم سب ایک آدم کی اولاد ہیں، ہمارا باپ ایک، ہماری ماں ایک، ہمارا نبی ایک، ہمارا دین ایک، ہمارا ملک ایک، پھر ہم لڑتے ہیں؟ دیکھو تو سہی کون گھس آیا ہمارے اندر، وہ مجھے کہتا ہے کہ اس نے مار دیا اور اس کو کہتا ہے کہ اس نے مار دیا اور جہنم والے کام مجھ سے کروا رہا ہے اور آپ سے کروا رہا ہے، ذرا سوچو تو سہی کل قیامت کے دن کیا اس کا جواب دینا پڑے گا؟ ان قتل کرنے والوں کو کیا فائدہ ہوگا، جس کو قتل کردیا گیا وہ تو گیا اور میں یہ کہتا ہوں کہ "من قتل دون مالہ فھو شھید، من قتل دون عرضہ فھو شھید" جو اپنی عزت کی حفاظت کرنے میں قتل کیا گیا وہ شہید، جو جناب والا اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کیا گیا وہ شہید اور جو بے خیالی میں قتل کیا گیا وہ شہید، وہ تو کما گیا، لیکن وہ ظالم جس نے یہ گولی چلائی، جس نے یہ قتل کا ارادہ کیا، اس نے اپنی عاقبت کالی کردی، اس نے اپنے لئے جہنم خرید لی، حضرت شیخؒ نے ایک قصہ لکھا ہے، امام غزالی کے حوالے سے کہ جہاز میں کچھ لوگ جارہے تھے، کچھ اوپر کی منزل میں تھے اور کچھ نیچے کی منزل میں تھے، پانی کی ٹنکی اوپر کی منزل میں تھی، نیچے والے اوپر سے پانی لینے جاتے تھے تو نیچے والوں نے کہا کہ بھائی ہم کیا بار بار اوپر جاتے ہیں، ہم نیچے سے خود ہی سوراخ کرلیتے ہیں، جہاز میں یہاں سے خود ہی پانی لے لیں گے، اب اوپر والوں کو پتہ چلا، انہوں نے کہا خود ہی ڈوبیں گے، ہماری بلا سے۔ حضرت شیخ رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ بتاؤ یہ اوپر والوں کا یہ کہنا کہ خود ہی ڈوبیں گے، یہ عقلمندی ہے؟ اس پاکستان جس کے اندر ہم رہ رہے ہیں، اس کراچی جس کے اندر ہم رہ رہے ہیں اس کی مثال ایک جہاز کی سمجھو، بڑے گھروں میں، عافیت کی جگہوں میں رہنے والے، اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں کیا، ہم تو عافیت سے ہیں، خود ہی مریں گے، میرے بھائیو! جب اس کے اندر پانی بھرے گا اور جب نچلا حصہ ڈوبے گا تو اوپر والا بھی غرق ہوگا اور جب نچلے حصے میں آگ لگے گی تو اوپر والی منزل بھی آگ کی لپیٹ میں ضرور آئے گی، جب یہ آگ بدامنی کی پھیلے گی، بے حیائی کی، بدتہذیبی کی یہ آگ جب پھیلے گی، بے دینی کی آگ جب پھیلے گی، جہالت کی آگ جب پھیلے گی، ظلم وتشدد کی آگ جب پھیلے گی، جب ان ظالموں کو اپنی لپیٹ میں لے گی تو خاموش بیٹھے تماشا دیکھ رہے ہیں، ان کو بھی اپنی لپیٹ میں ضرور لے گی، ہم بھی اس پاکستان میں رہتے ہیں، اسی کراچی میں رہتے ہیں، یہ ہمارا گھر ہے، یہ ہمارا جہاز ہے، یہ ہمارا محل ہے، یہ ڈوبا تو سب ڈوبیں گے، مفادات نے ہمیں اندھا کردیا، ہماری آنکھوں پر پردے پڑگئے، ہماری عقلیں ماؤف ہوگئیں، ہماری محبت، الفت کے جذبے ماند پڑگئے کبھی ہندوستان کی ایک خاتون پکارتی تھی، محمد بن قاسم بے قرار ہوجاتا تھا، آج ہمارے ہاں کتنا بیٹیوں کی عزتیں پامال کی جارہی ہیں، کتنا بہنوں کو خاک وخون میں نہلایا جارہا ہے، اور کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی، کیا کہیں، ہمارے اندر انسانیت ہے؟ کیا کہیں! ہمارے اندر ایمان کی رمق ہے؟ آخر کیوں ہم اتنا بے حس ہوگئے؟ ہم کیوں نہیں جانتے یہ کیا ہورہا ہے، اس کا ادراک کیوں نہیں کرتے ہماری آواز کیوں خاموش ہے؟ بھنگیوں کا آپس میں اجتماع ہے، چوڑھوں کا آپس میں اجتماع ہے، وہ اپنے مفادات کے لئے اپنی برادری کے لئے بات کرتے ہیں، مسلمان جو ڈیڑھ ارب کے قریب ہیں، ان کے مفادات کیوں متحد نہیں، ہر ایک الگ مار کھا رہا ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ان کا معاملہ ہے، دشمن الگ الگ کرکے ہر ایک کو مار رہا ہے۔

میرے بھائیو! اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے، اس وقت ہمیں دو کام کرنے ہیں، ایک اللہ سے رجوع کرو، یہ ہماری شامت اعمال ہے، یہ ہمارے گناہوں کی نحوست ہے، اللہ سے توبہ کرو اور دوسرا ایمانی رشتے، ان کو مضبوط کرو، اس انداز پہ لے آؤ اپنے ماحول کو، جس انداز پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ پہنچنے پر مواخات فرمائی تھی، بھائی

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

جارگی فرمائی تھی، یہ نہیں دیکھا کہ یہ قریشی ہے، یہ نہیں دیکھا کہ یہ ثقفی ہے، یہ نہیں دیکھا کہ یہ انصاری ہے، یہ نہیں دیکھا کہ یہ مہاجر ہے، یہ نہیں دیکھا کہ یہ حبشی ہے، یہ نہیں دیکھا کہ یہ فارسی ہے، مناسب جانا تم اس کے بھائی، تم اس کے بھائی، تم اس کے بھائی اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ مواخاۃ بھائی چارگی اور قومیت کا تفاوت، فرق نہ مٹاتے تو وہ قومیت جس کی بنا پر عرب ایک دوسرے کے ساتھ لڑتے تھے اور چالیس، چالیس سال تک لڑتے رہتے تھے، وہ عصبیت، وہ قومیت مسلم معاشرہ میں بھی آئی، لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل کی برکت سے آپ نے دیکھا چودہ سو سال تک عصبیت قریب نہیں آئی، آج ہمارے اندر ایمان کی کمزوری ہوگئی، حضورؐ کے ساتھ محبت کے دعوے تو ہیں، لیکن عمل نہیں ہے ایک مرتبہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فلسفہ پر جمع ہوجاؤ تمہارا دشمن ناکام ہوجائے گا، تمہاری صفوں میں نہیں گھس سکے گا تو اللہ تعالیٰ سے رجوع کرو۔ یا اللہ! ہمارے گناہوں کی شامت ہے ہمیں معاف فرمادے، ہمیں نہیں معلوم جن گھروں سے ان معصوموں کے جنازے اٹھے ہیں وہاں کیا عالم ہوگا؟

میرے بھائیو! تپش وہاں ہوتی ہے جہاں آگ جلتی ہے، جن کی گاڑیاں جلائی گئیں، جن کے سامان جلائے گئے، جن کے روزی، روزگار کے وسیلے تھے ان کو آگ لگائی گئی، ان کے دلوں سے کتنی بددعائیں نکل رہی ہوں گی؟ شیخ سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بترس از آہ مظلوم! مظلوم کی آہ سے ڈرو کہ ادھر اس کی آہ نکلتی ہے ادھر عرش کو ہلا دیتی ہے، اس بات کا شدید اندیشہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان مظلوموں کی آہوں، ان بے کسوں کی آہیں، ان یتیموں کی آہیں، ہمارے اس خرمن کو، ہمارے اس چمن کو جلا نہ دے، ایک کام یہ کرو کہ اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو، اور یہ سمجھو ہر ایک یہ سمجھے کہ یہ میری کوتاہی ہے، یہ میرا فرض بنتا تھا کہ میں اپنے بھائی کو بتاتا، دائیں والے کو بھی سمجھاتا، بائیں والے کو بھی سمجھاتا، کفر اتنا دور بیٹھ کر تم پر اتنا محنت کر رہا ہے کہ تمہاری نسلیں، تمہارے نوجوان، تمہارے مرد، تمہاری عورتیں، تمہارے لیڈر اور تمہارے بڑے اور چھوٹے ان کے اشاروں پر چلتے ہیں، پھر آخر ہم یہ کام کیوں نہیں کرسکتے؟ یہ ہمارا قصور ہے، مجھے اندیشہ ہے کہ اس بات کا کہ کل قیامت کے دن مجھ سے اور آپ سے یہ پوچھا نہ جائے کہ تم نے کیا کیا تھا؟ یہ آگ لگی تھی اس آگ پر تم نے پانی ڈالا تھا؟

میرے بھائیو! اللہ کے سامنے رو رو کر مانگو کہ یا اللہ! ہمارے اس جرم کو معاف فرما، دوسرے نمبر پر میرے بھائیو! اہتمام کرو "لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین" اس کا اہتمام کرو، اور "اللّٰھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم" اس کا اہتمام کرو۔ ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھو اور اپنے ذہن میں ان ظالموں کا تصور کرو جو ملک کو توڑنا چاہتے ہیں یا اس ملک کو اجاڑنا چاہتے ہیں، اس دعا کے معنی یہ ہیں: "اللّٰھم انا نجعلک" اے اللہ! ہم آپ کی ذات عالی ان دشمنوں کے سینے کے سامنے کھڑا کرتے ہیں "ونعوذبک من شرورھم" اے اللہ! ہم کمزور ہیں ہم ضعیف ہیں، اے اللہ! ہم ان کے شر سے آپ کی پناہ میں آتے ہیں، آپ کی امان میں آتے ہیں، اے اللہ! تو ہمیں ان کے شر سے بچالے، اپنی پناہ میں لے لے۔

آج ہمارا موضوع تو کچھ اور تھا، لیکن کیا کروں دل کی اس کڑھن کا کیا کروں، انشاء اللہ آئندہ جمعہ اپنے موضوع پر بیان کروں گا۔

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العلمین

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس پنوعاقل

پنوعاقل (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت وشبان ختم نبوت پنوعاقل کے زیر اہتمام عظیم الشان نویں تحفظ ناموس رسالت کانفرنس ۶/مئی ۲۰۰۹ء بروز بدھ بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد پنوعاقل میں منعقد ہوئی، جس کی صدارت خانوادہ ہالیجی شریف کے چشم و چراغ حضرت مولانا صاحبزادہ غلام اللہ ہالیجوی صاحب نے کی، جب کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ حضرت مولانا پروفیسر مفتی حفیظ الرحمن رحمانی صاحب اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے جنرل سیکریٹری مولانا محمد رضوان نے خصوصی بیانات سے سرفراز فرمایا۔ مقررین نے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت اور ناموس رسالت کے لئے ہر گھڑی، ہر لحہ محنت اور لگن کے ساتھ اپنی جدوجہد جاری رکھیں، امام العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ جو کہ اس تحریک کے روح رواں تھے، فرمایا کرتے تھے کہ:

"جو شخص حضورؐ کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے صرف ایک گھنٹہ وقف کرے کل بروز محشر اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور جنت ملے گی، جس کا ضامن میں ہوں۔"

کانفرنس سے مولانا قاری عبدالحمید شیخ، مولانا قاری خلیل الرحمن انڈھڑ، مولانا محمد حسین ناصر اور مولانا عبدالرحیم چاچڑ اور دیگر مقامی علماء کرام نے خطاب کیا۔ کانفرنس کے تمام انتظامات شبان ختم نبوت کے صدر مشتاق علی منگی اور جنرل سیکریٹری حافظ محمد ایاز شیخ اور ان کے دیگر ساتھیوں نے کئے۔

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

امام اہل سنت شیخ الحدیث

حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ

حیات و خدمات

امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ بھی واصل بحق ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت الشیخؒ سے زیادہ تفصیلی ملاقاتیں تو نصیب نہیں ہوئیں، طالب علمی کے زمانہ میں بندہ دورۂ تفسیر کے لئے راولپنڈی مدرسہ تعلیم القرآن راجہ بازار میں داخل ہوا، آب و ہوا کی ناموافقت کی وجہ سے راولپنڈی چھوڑ کر گوجرانوالہ آیا، حضرت الشیخ کے درس تفسیر میں ایک روز شریک ہوا، لیکن طبیعت کی مسلسل خرابی اور کمزوری کی وجہ سے حضرت الشیخ کے فیوض و برکات سے بھی محروم رہا۔

گزشتہ دہائی میں ابن امیر شریعتؒ سید عطاء المومن شاہ حسنی بخاری مدظلہ نے ملکی حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ''مجلس علماء اسلام'' کے نام سے تنظیم بنائی جس کی سرپرستی کے لئے حضرت الشیخ سے استدعا کی گئی، آپ نے مسلک کی جماعتوں میں اتحاد و اتفاق کے لئے سرپرستی قبول فرمائی، مجلس علماء اسلام کی جو رابطہ کمیٹی تشکیل دی گئی، اس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی نمائندگی ناچیز کے سپرد ہوئی، اس دوران لاہور، گوجرانوالہ، اور مری کے اجلاسوں میں شرکت کی سعادت بھی نصیب ہوئی، تو حضرت الشیخؒ کو قریب سے دیکھنے کا شرف نصیب ہوا۔

حضرت والاؒ کی علمی وجاہت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ نے مختلف اہم موضوعات پر پچاس کے قریب کتب تحریر فرمائیں، جن میں دلائل و براہین گرم اور انداز تحریر نرم ہے، جو مخالف کے دل میں بھی گھر کر لیتا ہے، الگ سے تعلق رکھنے والے ملک کے ایک معروف رائٹر اور مصنف گزرے ہیں ڈاکٹر غلام جیلانی برقؒ جو مسٹر غلام احمد پرویز کے ہم خیال تھے، اور احادیث نبویہ کے منکرین میں ان کا شمار ہوتا تھا، انہوں نے ''دو قرآن''، ''دو اسلام'' کتابیں لکھیں، حضرت والا نے ان کا جواب صرف ''ایک قرآن''، ''صرف ایک اسلام'' کے نام سے دیا، ڈاکٹر برقؒ نے حضرت والا کی کتب دیکھیں، جن میں ان کے شکوک و شبہات کا بھرپور تعاقب کیا گیا تھا۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

موصوف حضرت والا کی خدمت میں حاضر ہوئے، ملاقات ہوئی، اللہ پاک نے ہدایت سے سرفراز فرمایا اور پرویزی خیالات سے توبہ تائب ہوئے۔ یوں حضرت الشیخؒ اس کی ہدایت کا ذریعہ بنے تو موصوف نے غالباً ''شوق حدیث'' کے نام سے کتاب تحریر فرمائی، جس میں سابق الحادی نظریات سے توبہ تائب ہونے کا اعلان و اظہار تھا، ڈاکٹر برقؒ بہت اچھے مصنف اور قلمکار تھے، حضرت والا کی برکت سے آئندہ ان کی تحریرات میں شستہ پن آیا اور احادیث نبویہ کا ادب و احترام بھی۔

گزشتہ سال برادر عزیز مولانا محمد عارف شامی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ نے اپنے علاقہ میں تبلیغی پروگرام رکھے، ایک پروگرام وزیر آباد کے کسی قصبہ میں تھا، گکھڑ منڈی سے ہو کر جانا تھا تو بندہ نے کہا کہ حضرت امام اہل سنتؒ کی خدمت میں حاضری اور زیارت بھی ہو جائے، چنانچہ شامی صاحب کی معیت میں حضرت والا کا دروازہ کھٹکھٹایا، بچی نے نام پوچھا تو بتلایا کہ حضرت سے کہیں کہ ملتان سے ختم نبوت کے مبلغ آئے ہیں، بچی نے بتلایا تو اجازت زیارت ہوئی، مصافحہ کی سعادت حاصل کرنے کے بعد بندہ نے اس وقت تازہ چھپ کر آنے والی بندہ کی مرتب کردہ کتاب خطبات امیر شریعت (سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ) پیش کی تو نام دیکھ کر شاہ جی کا نام چوما اور آنکھوں سے لگایا اور بہت دعائیں دیں۔

بندہ نے عرض کیا کہ حضرت بہت سے خطباء سے سنا گیا ہے کہ آپ نے کہیں لکھا یا زبانی ارشاد فرمایا ہے کہ ''میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری تک زندہ رہوں گا'' فرمایا کہ: مسئلہ کچھ اس طرح ہے کہ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں گرفتار ہوا اور ملتان کی سینٹرل جیل میں پابند سلاسل تھا کہ نیند میں مجھے کسی نے بتلایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے کمرہ میں تشریف لا رہے ہیں، فرمایا کہ:

''میں پریشان ہوا کہ میں جیل میں ہوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تواضع و ضیافت کیا کروں گا؟ خیال آیا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لے آئے اور انہیں اوصاف اور علامات کے ساتھ جو احادیث میں مذکور ہیں میں نے مصافحہ و معانقہ کی سعادت حاصل کی اور عرض کی کہ حضرت جیل میں ہوں، آپ کی کیا تواضع کروں؟ تو فرمایا کہ: ایک پیالی قہوہ پلا دو، تو میں نے قہوہ بنا کر دو پیالیوں میں

ڈالا تو وہ دودھ والی چائے نظر آئی، حضرت الشیخ نے فرمایا کہ میں نے اپنے استاذ مولانا عبدالقدیرؒ سے خواب کا تذکرہ کیا (جو اوکاڑہ میں بھی مدرس رہے اور راولپنڈی میں شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ کے جامعہ تعلیم القرآن راجہ بازار میں بھی شیخ الحدیث رہے) تو استاذ محترم نے فرمایا کہ ممکن ہے کہ آپ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دور نصیب ہو۔"

بہر حال حضرت والا نے حیات عیسیٰ علیہ السلام کے عنوان پر مختصر کتاب بھی لکھی، جس میں اپنے خواب کا تذکرہ بھی کیا اور آپ دمشق تشریف لے گئے تاکہ اپنی آنکھوں سے وہ مسجد دیکھ لیں جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نزول من السماء کے بعد پہلی نماز (نماز فجر) ادا کرنی ہے، حضرت والا نے مذکورہ بالا کتاب میں قادیانیوں کے شکوک و شبہات کا رد بھی فرمایا ہے اور اہل اسلام کے دلائل بھی لکھے ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی راہنماؤں امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ، مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ، شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے، اپنے جامعہ کے سالانہ جلسوں میں قائدین تحریک ختم نبوت کو بلاتے اور ان کے بیانات کراتے، مجلس کے موجودہ امیر حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ سے مشفقانہ تعلقات تھے۔ مجلس کے ہمارے جیسے خدام سے بھی انتہائی شفقت و محبت فرماتے، ڈھیروں دعائیں دیتے اور مسائل میں راہنمائی فرماتے۔

سیاسی زندگی کا آغاز جمعیت علماء ہند کے پلیٹ فارم سے کیا اور آزادی ملک کے لئے اپنی جوانی صرف کی، کیونکہ آپ حضرت مدنیؒ کے شاگرد رشید تھے اور حضرت مدنیؒ جمعیت علماء ہند کے صدر گرامی تھے۔ پاکستان بننے کے بعد جمعیت علماء اسلام سے سیاسی وابستگی اختیار فرمائی۔ حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا مفتی محمودؒ، مولانا عبید اللہ انورؒ کے دست راست تھے، کچھ عرصہ گوجرانوالہ جمعیت کے امیر بھی رہے اور جمعیت کے پلیٹ فارم سے دینی سیاست اور ملک کی خدمت کرتے رہے۔ جناب ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں حکومت نے جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کی جامع مسجد نور پر اٹیک کیا تو مسجد کے تحفظ اور واگزاری کے لئے اپنے بھائی حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتیؒ اور دوسرے حضرات سے مل کر بھرپور تحریک چلائی تا آنکہ بھٹو حکومت کو مسجد سے دستبردار ہونا پڑا۔

جمعیت علماء اسلام نے ملک بھر میں سستا اور فوری انصاف فراہم کرنے کے لئے غیر فوجداری کیسوں کے شرعی اصولوں کے مطابق فیصلہ کرنے کے لئے شرعی عدالتوں کا اعلان کیا تو غالباً حضرت والا کو عدالت عظمیٰ یعنی شریعت اپیلانٹ بینچ کا جج مقرر کیا گیا، پنجاب کی زرخیز زمین فتنوں کی آماجگاہ بنی۔ قادیانیت، پرویزیت، انکار حیات، انکار تقلید اور انکار حدیث جیسے فتنے اٹھے تو حضرت والا نے تمام فتنوں کے مقابلہ میں بھرپور دلائل و براہین کے ساتھ تمام فتنوں کا تعاقب کیا۔

آپ نے حدیث شریف شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ اور تفسیر امام الموحدین حضرت مولانا حسین علی واں بھچرویؒ سے پڑھیں، اور ثانی الذکر سے مجاز بھی تھے تو دونوں حسین حضرات کی تعلیم و تربیت نے حسینی جذبات پیدا فرمادیئے، اس طرح آپ امام عالی مقام حضرت حسین ابن علی رضی اللہ عنہما اور اپنے استاذ و شیخ کی طرح فتنوں کے تعاقب میں سیسہ پلائی دیوار ثابت ہوئے۔ آپ کی وفات کا سانحہ صرف اولاد کے لئے ہی نہیں بلکہ ملت اسلامیہ کا نقصان عظیم ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائے اور آپ کی تحریر کردہ کتب، تعمیر کردہ جامع مسجد گکھڑ، جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ جہاں آپ ایک عرصہ تک حدیث کی خدمات سرانجام دیتے رہے کا فیض جاری و ساری رکھے، آپ کی وفات ۴/۵ مئی ۲۰۰۹ء کی درمیانی شب کو ہوئی اور تدفین، جنازہ ۵/مئی ۲۰۰۹ء بعد نماز عصر عمل میں آئی۔ ☆☆

قادیانیت کے خلاف جدوجہد سوا سو سالہ تاریخ ہے: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

حیدرآباد (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ قادیانیت کے خلاف جدوجہد کی سوا سو سالہ تاریخ ہے، جس میں اکابرین ملت نے قادیانیوں کے دجل وفریب، کفر وارتداد کا پردہ چاک کیا وہ یہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر میں منعقدہ ایک تقریب سے خطاب کر رہے تھے جس کی صدارت مقامی امیر مولانا عبدالسلام قریشی نے کی۔ تقریب میں تعلیمی اداروں کے پرنسپلز، پروفیسرز، لیکچرز، وکلا، دانشور، ڈاکٹرز اور علماء کرام سمیت مختلف طبقات زندگی سے تعلق رکھنے والے حضرات نے شرکت کی۔ مولانا شجاع آبادی نے کہا کہ قادیانیوں کے کفر و ارتداد کا مقابلہ کرنے والے سینکڑوں علماء کرام، مشائخ عظام نے اپنی عمر کے بہترین اوقات صرف کرکے انہیں ناکوں چنے چبوائے لیکن ضرورت اس بات کی تھی کہ قادیانیت جماعت کے مقابلہ میں ایک منظم ادارہ ہو جو سیاسیات اور فرقہ واریت سے الگ تھلگ رہ کر خالصتاً رحمت عالم ﷺ کی عزت وآبرو کا تحفظ کرے، چنانچہ امام العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ نے سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور آپ کے رفقاء کو اس محاذ پر لگایا الحمدللہ پون صدی مجلس نے برصغیر پاک و ہند میں قادیانیت کا بھرپور مقابلہ کیا۔ اس کنونشن میں مولانا سیف الرحمٰن آرائیں، مولانا تاج محمد، امیر جمعیت علماء اسلام قاری رشید اللہ، مولانا محمد نذر عثمانی، قاری محمد اقبال، مولانا جمال الدین سمیت مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے درجنوں حضرات نے شرکت کی۔

حضرت مولانا سید امیر حسین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حیات و خدمات

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

علمائے کرام کی شرکت متوقع ہے۔☆☆

حضرت مولانا سید امیر حسین گیلانیؒ کو اللہ پاک نے گوناگوں خوبیوں سے سرفراز فرمایا تھا۔ دینی حمیت، مذہبی غیرت ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت ان کی طالب علمی کے دور میں چلی تھی، طالب علم ہونے کے باوجود تحریک میں حصہ لیا اور لاہور سے گرفتار ہوئے۔

۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کے زمانہ میں آپ نے اوکاڑہ میں تحریک کی بھرپور قیادت کی، غالباً پورے ملک میں اوکاڑہ ایک ایسا علاقہ تھا جہاں تقریباً نصف ماہ تک ہڑتال رہی۔

۱۹۷۷ء کی تحریک میں بھی قائدانہ کردار ادا کیا اور قید و بند کی صعوبتوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔

یوں تو تمام دینی تحریکوں کی سرپرستی فرماتے، لیکن سیاسی طور پر ان کی جماعت جمعیت علماء اسلام اور دینی جماعتوں میں سے ان کی جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تھی۔

آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں ہر سال شرکت ضروری اور فرض سمجھتے، چاہے دعوت نامہ جائے یا نہ جائے، بہت کم ایسا ہوا کہ آپ نے شرکت نہ کی ہو۔

راقم الحروف لاہور میں دس بارہ سال رہا، اوکاڑہ اور لاہور کے درمیان کم فاصلہ ہے، اکثر و بیشتر ان کا لاہور آنا جانا رہتا، جب بھی لاہور تشریف لاتے تو فون پر یا بالمشافہ ملاقات ضرور فرماتے، کئی ایک مسائل میں راہنمائی فرماتے، دینی سیاست ان کا اوڑھنا بچھونا تھا، ایک مرتبہ اوکاڑہ میں راقم نے ایک دینی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مروجہ انتخابی سیاست سے کوئی تعلق نہیں، اس پر ناراض ہوگئے اور کہا کیا سیاست دین کا حصہ نہیں؟ میں نے کہا کہ سیاسی طور پر اہل حق کی نمائندہ جماعت جمعیت علماء اسلام ہے، اگر ہر جماعت سیاست میں ٹانگ اڑانا شروع کردے تو جمعیت علماء اسلام کی افادیت و اہمیت کم ہوجائے گی، چنانچہ اس سلسلہ میں مناظرہ شروع ہوگیا اور بات جمعیت علماء اسلام کے مرکزی راہنما مولانا عبدالغفور حیدری تک پہنچی، راقم نے اپنا موقف بیان کیا، بہرحال وہ دینی سیاست کو ایک اہم فریضہ قرار دیتے تھے۔

یوں تو وہ جمعیت سے تعلیم کے زمانہ سے وابستہ چلے آرہے تھے، لیکن مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ کی وفات کے بعد وہ جمعیت علماء اسلام صوبہ پنجاب کے امیر رہے اور بڑی جرأت و ہمت کے ساتھ جمعیت کے موقف کی ترجمانی کرتے رہے۔ حضرت مفتی صاحبؒ کی وفات کے بعد جمعیت علماء اسلام شکست و ریخت کا شکار ہوئی تو آپ مولانا فضل الرحمٰن کے موقف کے نہ صرف حامی بلکہ پورے پنجاب میں ترجمان تھے، چنانچہ ضیائی مارشل لاء کے دوران مصائب و آلام کا شکار رہے لیکن اپنے موقف پر ڈٹے رہے اور قید و بند کی صعوبتوں کی پرواہ تک نہ کی، کچھ عرصہ سے ان کی علالت کی خبریں آرہی تھیں، مجلس کے زیر اہتمام علی پور، بہاولپور، ملتان، جھنگ، فیصل آباد اور لاہور کی کانفرنسیں پہلے سے طے تھیں یوں ان کی زیارت و ملاقات کا شرف نصیب نہ ہو سکا۔

۱۱/اپریل کو بادشاہی مسجد لاہور میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس تھی، اگلے دن ۱۲/اپریل ظہر کی نماز کے بعد خانقاہ سراجیہ کندیاں کے لئے روانہ ہورہے تھے کیونکہ ۱۳/اپریل کو مجلس کی مرکزی شوریٰ کی میٹنگ تھی، سفر کے دوران کسی ساتھی نے اطلاع دی کہ گیلانی صاحب انتقال کر گئے ہیں اور بعد نماز عصر ان کی نماز جنازہ ہے، تاخیر سے اطلاع ملنے کی وجہ سے شرکت نہ ہوسکی اور یوں ایک مجاہد ختم نبوت، جرأت مند، بے باک اور بہادر عالم دین کے جنازہ میں شرکت سے محرومی رہی۔ اللہ پاک آپ کی خدمات جلیلہ کو قبول فرما کر آپ کے ساتھ اپنے شایان شان معاملہ فرمائیں اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے۔

ختم نبوت کانفرنس منڈی احمد آباد اوکاڑہ

منڈی احمد آباد (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منڈی احمد آباد اوکاڑہ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ہوئی، جس میں قاری عبدالستار عثمانی مسجد عثمانیہ کے خطیب نے تلاوت کی، بابر سلطان بیگ نے خطابت کے فرائض سرانجام دیے، کانفرنس سے مولانا عبدالرزاق مجاہد، مولانا محمد صابر خطیب جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن چناب نگر اور حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی کا تفصیلی خطاب ہوا۔ کانفرنس میں کثیر افراد نے شرکت کی اسٹیج پر تمام مکاتب فکر کے خطباء اور علماء موجود تھے۔ نعت رسول مقبول، خوش الحان محمد احمد رضا قادری نے پیش کی۔ تمام مکاتب فکر کے نوجوانوں پر مشتمل مقامی جماعت تشکیل دی گئی۔ کارکنوں اور ختم نبوت کے سپاہیوں نے جلسہ گاہ کو مختلف بینروں سے آویزاں کر رکھا تھا، جو ایک خوشنما منظر پیش کر رہے تھے۔

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

یاد رکھنا چاہئے کہ اسلامی قوانین کی عملداری اور نفاذ

خبروں پر ایک نظر

اسلام و پاکستان کو بدنام کرنے والی قادیانی این جی اوز پر پابندی عائد کی جائے

چیچہ وطنی (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا ہے کہ سوات میں لڑکی کو کوڑے مارنے کی جعلی و من گھڑت ویڈیو بنانے والے اسلام اور پاکستان کو بدنام کرنے کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہیں۔ ارباب اقتدار و اختیار ایسے عناصر کو بے نقاب کر کے ان کے خلاف مقدمات قائم کریں۔ بیرونی و صیہونی دولت پر چلنے والی این جی اوز اور سیکولر قادیانی لابیوں کو سوات اور اس کے قرب و جوار کے علاقوں میں استعماری بمباری سے شہید ہونے والی عورتیں، معصوم بچے اور بے گناہ افراد کیوں نظر نہیں آتے؟ ان دلخراش خونی واقعات پر این جی اوز کے اراکین، دفاتر اور جرائد پر کیوں سناٹا چھایا ہوا ہے، یہاں ایک جماعتی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اسلامی سزاؤں کا تمسخر اڑانے والے اور انہیں درندگی و وحشیانہ تصور کرنے والوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اسلامی قوانین کی عملداری اور نفاذ کے بغیر دنیا میں بددیانتی، بدامنی، کرپشن، بلیک میلنگ اور لوٹ مار کا خاتمہ ممکن ہی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ شرعی سزاؤں کے متعلق احکام کی تعبیر و تشریح اور تنفیذ آفاقی وابدیت کی حامل ہے، اسے زمان و مکان، تمدنی مزاج اور معاشرتی عادات و اطوار سے تعبیر کرنے والے نام نہاد جدت پسند دین اسلام کا حلیہ بگاڑ رہے ہیں، ناموس رسالت، جان و مال اور آبرو کے تحفظ و دفاع کے لئے عدل و انصاف پر مبنی معاشرے کا قیام ضروری ہے، اس لئے جرائم کے انسداد کے لئے قرآن و سنت کی بیان کردہ سزاؤں پر عمل درآمد کرنا ہوگا، ہمارا حکومت سے مطالبہ ہے کہ اسلام و پاکستان کو بدنام کرنے والی قادیانی این جی اوز پر فی الفور پابندی عائد کی جائے۔ سوات کے فرضی واقعہ کو غلط رنگ دینے والے عناصر کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔

سوات اور دیر کے متاثرین کی ہر ممکن مدد کی جائے: علماء کرام

کوئٹہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کی اپیل پر جمعہ کو صوبہ بھر میں سوات، دیر، بونیر، مالاکنڈ کے مسلمانوں کی ابتلا، آزمائش اور مشکل کی گھڑی کے موقع پر یوم دعا منایا گیا، صوبائی دارالحکومت کی مساجد میں نماز جمعہ کے اجتماعات میں علماء کرام نے اپیل کی کہ متاثرین کی ہر ممکن مدد کی جائے، جن لوگوں اور اداروں پر اعتماد ہو ان کے ذریعے مدد پہنچائی جائے۔ جامع مسجد سنہری میں مولانا قاری عبداللہ منیر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج مسلمان دنیا میں کہیں محفوظ نہیں، قدرتی آفات کی صورت میں لوگ تقدیر کا لکھا ہوا سمجھ کر ہر قسم کے حالات سہہ لیتے ہیں، موجودہ صورتحال چونکہ حکومت کی پیدا کردہ ہے، اس لئے شاید زیادہ دیر تک مشکلات میں رہنے کو قبول نہ کریں، اس لئے حکومت امن پیدا کرنے کے اقدامات کرے، جامع مسجد قندھاری میں مولانا عبدالواحد نے کہا کہ پاکستان کی نہیں بلکہ انسانی تاریخ کا ہولناک سانحہ ہے، اپنے ہی ملک میں پندرہ لاکھ افراد بے گھر ہو جائیں یہ ناقابل تصور نقصان ہے، انہوں نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ خدمت انسانی کے عالمگیر جذبہ اور ایک مسلمان ہونے کا فریضہ ادا کرتے ہوئے متاثرین کی مدد کریں۔ جامع مسجد مرکزی میں صاحبزادہ مولانا احسان الحق حقانی نے خطبہ جمعہ میں کہا کہ سوات اور دیر کے حالات پر تمام ملک میں مسلمانوں میں شدید اضطراب ہے، لاکھوں افراد بھوک، بیماریوں اور بے بسی کا نمونہ ہیں، حکومت آپریشن بند کرے، تمام مسلمان اپنے بھائیوں کی امداد کریں متاثرین کو صاف پانی کا گھونٹ اور روٹی کا ایک لقمہ بھی میسر نہیں ہے۔ جامع مسجد گول سیٹلائٹ ٹاؤن میں مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی نے کہا کہ متاثرین ہمارے مسلمان بھائی ہیں ہر مسلمان جو ممکن ہو سکے مدد کرے۔ جامع مسجد اقصیٰ میں حافظ محمد یوسف ہزاروی، جامع مسجد سراج میں مولانا مفتی محمد شفیع نیاز عمر، مولانا یوسف نقشبندی، جامع مسجد نورانی میں مولانا سید نورالدین ہاشمی، جامع مسجد سول ہسپتال مولانا محمد اشرف، جامع مسجد طیب میں مفتی عبدالصمد کردگائی، جامع مسجد شہید کلی اسمٰعیل مولانا عبدالہادی، جامع مسجد شہباز ٹاؤن میں مفتی عبدالقیوم مشوانی، جامع مسجد طوبیٰ مولانا زرداد اخوند، جامع مسجد اقصیٰ مولانا رحمت اللہ موسیٰ خیل اور دیگر مساجد کے علماء کرام نے متاثرین سوات کے لئے خصوصی دعا کرائی۔

خوش نصیبوں کا انتخاب

تحفظ ختم نبوت کا کام انتہائی خوش بختی اور سعادت مندی کی علامت ہے، اس کام کے لئے حق تعالیٰ شانہ صرف ان خوش نصیبوں کا انتخاب کرتے ہیں جن پر وہ اپنی رحمتوں اور برکتوں کے دروازے وا کرتے ہیں۔ (مرسلہ: اسماعیل طاہر)

ممبر شپ فارم
برائے پروجیکٹ رائل وسٹا 120 گز رہائشی

نام: ______________________________

والد/شوہر کا نام: ______________ شناختی کارڈ نمبر: ______________

پتہ: ______________________________

____

فون نمبر گھر: ______________ دفتر/دکان: ______________

موبائل: ______________ ای میل: ______________

بینک ڈرافٹ/ پے آرڈر نمبر/کیش: ______________

مالیت: ______________________________

بینک کا نام اور شاخ: ______________________________

اجراء کی تاریخ: ______________________________

دستخط: [ ]

ایک سے زائد درخواستوں کی صورت میں ممبر شپ فارم کی فوٹو کاپی بھی قابل قبول ہے۔

درخواست کی تاریخ: ______________

درخواست فارم جمع کرانے کا طریقہ کار

ممبر شپ فارم فوٹو کاپی کروائیں اپنا نام، پتہ اور دیگر تفصیلات پُر کریں۔ -/5000 روپے کا پے آرڈر یا ڈیمانڈ ڈرافٹ Royal Vista کے نام بنوا کر ممبر شپ فارم کے ساتھ منسلک کریں یا اتنی ہی رقم ''اسٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک'' کی کسی بھی برانچ میں اکاؤنٹ نمبر 01-1572592-01 برانچ کوڈ 049 میں جمع کروا کر رسید کی فوٹو کاپی ممبر شپ فارم کے ساتھ منسلک کر کے اُسے Royal Vista کے ہیڈ آفس کے پتے پر بذریعہ رجسٹرڈ کوریئر بھجوادیں۔

قرعہ اندازی میں ناکامی کی صورت میں آپ کی جمع شدہ رقم کا کراس چیک آپ کے پتے پر ارسال کردیا جائے گا۔

24 HOURS HELP-LINE 0321-2229980 - 0333-2229980

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

اور اللہ نے تمہارے لیے گھروں کو رہنے کی جگہ بنایا ہے۔ (القرآن)

روزانہ 83 روپے بچائیں اور
ایک قیمتی پلاٹ کے مالک بن جائیں

ممبر شپ صرف 5000 روپے

ماہانہ قسط صرف 2500 روپے

منصوبے میں شامل تمام مساجد،
مدارس، اسکول، ہسپتال
دینی ویلفیئر ٹرسٹ کی زیر سرپرستی

Royal Vista

تعداد سے زائد درخواست وصول ہونے کی صورت میں قرعہ اندازی کی جائے گی۔

ممبر شپ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 30 جون 2009ء

پلاٹوں کی تعداد محدود ہونے کی وجہ سے جلد از جلد اپنا ممبر شپ فارم پُر کرکے -/5000 روپے کا پے آرڈر یا ڈیمانڈ ڈرافٹ Royal Vista کے نام بنوا کر ممبر شپ فارم کے ساتھ منسلک کریں یا اتنی ہی رقم ''اسٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک'' کی کسی بھی برانچ میں اکاؤنٹ نمبر 01-1572592-01 برانچ کوڈ 049 میں جمع کروا کر رسید کی فوٹو کاپی ممبر شپ فارم کے ساتھ منسلک کرکے اُسے Royal Vista کے ہیڈ آفس کے پتے پر بذریعہ رجسٹرڈ کوریئر بھجوا دیں۔

اس اسکیم کو جدید طرز تعمیر اور جدید ترین شہری سہولتوں کے مطابق ڈیزائن کیا گیا ہے۔ جہاں اسکول، پلے گراؤنڈ، پارک، تفریح گاہ، ہسپتال، کمیونٹی سینٹر، آئی ٹی کالج، شاپنگ سینٹرز، بجلی اور ... کی تعمیر، سیوریج لائنوں اور بارش کے پانی کے نکاسی ... کے جا رہے ہیں۔

پانی کی فراہمی ... کا حصول، بجلی کی فراہمی اور اسٹریٹ لائٹس ... جاری ہے۔

رائل وسٹا منصوبہ ایک ... منافع بخش سرمایہ کاری کا بہترین ذریعہ ثابت ہو گا۔

Payment Shedule 120Yds.

Residential

MODE OF PAYMENT	AMOUNT
Membership	5000
On Booking	10000
On Allocation	15000
On Confirmation	15000
60 Monthly Instalments	2500x60 150000
20 Quarterly Instalments	10000x20 200000
On Demarcation	60000
Before Possession	40000
TOTAL	495000

EXTRA CHARGES

رائل وسٹا نادرن بائی پاس پر مین ہائی وے سے صرف چند کلومیٹر پر واقع ایک وسیع و عریض رہائشی منصوبہ ہے جس میں مڈل کلاس آمدنی والے طبقے کی قوت خرید کو مدنظر رکھ کر 120 گز کے پلاٹس کی پلاننگ کی گئی ہے۔

آئندہ چند سالوں میں کراچی کی تمام ہول سیل منڈیاں، جوڑیا بازار، نیپیئر مارکیٹ، اسٹیل مارکیٹ، اس عظیم الشان رہائشی اور کاروباری منصوبے کے بالکل قریب، نادرن بائی پاس پر منتقل کی جا رہی ہیں۔

اس اسکیم کے اطراف میں نیو سبزی منڈی، نارتھ کراچی انڈسٹریل اسٹیٹ اور سندھ حال انڈسٹریل اسٹیٹ ہیں۔

یہ اسکیم غیر معمولی طور پر وسیع رقبے اور پرکشش محل وقوع پر ہونے کے سبب عوام کی بھرپور توجہ کا مرکز ہے۔ جہاں پر ترقیاتی کام تیزی سے عمل کیے جا رہے ہیں۔

HEAD OFFICE: Office No. 17, Ground Floor, Kings Residency, Opp. Rabia City, Block-13, Gulistan-e-Jauhar, Karachi-Pakistan.
Phone: +92-21-4638001-2 Fax: +92-21-4638002 Email: royalvista2008@gmail.com

24 HOURS HELP-LINE 0321-2229980 - 0333-2229980

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

ہر ماہ کا ایک جمعہ عقیدۂ ختم نبوتؐ کی وضاحت کے لئے وقف کریں

☆ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ عقیدہ ختم نبوت دین کی اساس اور بنیاد ہے، امام زین بن نجیمؒ متوفی ۹۷۰ھ نے اپنی کتاب الاشباہ والنظائر کے صفحہ ۲۰۱ پر لکھا ہے کہ: ”اذا لم یعرف ان محمد a آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات“... جس شخص کو یہ معلوم نہ ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، وہ مسلمان نہیں ہوسکتا، اس لئے کہ ختم نبوت پر ایمان لانا ضروریات دین میں سے ہے...

☆ قرآن وسنت اور آئین پاکستان کی رو سے قادیانی کافر ہیں، مگر قادیانی خود کو مسلمان اور امت محمدیہ کو کافر کہہ کر قرآن وسنت اور آئین سے بغاوت کر رہے ہیں۔

☆ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے بعد تحریک نظام مصطفیؐ، تحریک ایم آر ڈی، شیعہ سنی تنازعہ، لسانی قضیہ، عراق، ایران، کویت جنگیں، افغانستان میں روسی پھر امریکی یلغار، سقوط عراق سے سانحہ لال مسجد تک اور نا معلوم کتنے ہوشربا اور سنگین مسائل اور مجبوریوں کی وجہ سے ختم نبوت کے تحفظ کا کام اور قادیانیت کے احتساب کا عمل خطابت کے میدان میں ثانوی حیثیت اختیار کر گیا، حالانکہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، تبلیغ اور جہاد جیسے فرائض کا تعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال اور سیرت طیبہ سے ہے اور عقیدہ ختم نبوت کا تعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک سے ہے، جس کا بیان ان حالات میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔

☆ عقیدۂ ختم نبوت کی پاسبانی براہ راست حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کی پاسبانی کے مترادف ہے۔

☆ لہٰذا تمام خطبا حضرات سے دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ کم از کم ہر ماہ کا ایک جمعہ مسئلہ ختم نبوت کے بیان کے لئے وقف کر کے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور تردید مرزائیت کے عنوان پر امت کی راہنمائی فرماتے ہوئے شفاعت نبوی کے مستحق بنیں۔ فتنہ قادیانیت سے خود بچنا اور امت کو بچانا ہمارے فرائض میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عنایت فرمائیں۔ آمین۔

والسلام **فقیر خان محمد عفی عنہ**

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 061-4514122